باہتمام تام راجی رحمت رب ابو الحسنات قطب الدین احمد باہ ستمبر ۱۸۸۹ء بار اول

دیباچهٔ مثنوی صبح تجلی از نتائج افکار طبع همایون منشی محمد اکرام الله صاحب
المعروف به منشی الکاکوروی متخلص به افسو[ن]

[illegible] شب [illegible] صبح بیانم را
به پر جبریل گردان خامهٔ [illegible] را

نمی‌دانم مهر صبح کیست شام افروز بیتابی
که جای ذره در پرواز دارد استخوانم را

خمار نشئه ادا انتظار ساقی کوثر
چه می‌پرسی شراب ساغر پیمانم را

مکانم نقش پای ساکنان لامکان باشد
توان دریافتن از بی‌نشان نام و نشانم را

کلام من بفهم هر کس و ناکس نمی‌آید
زبان از غیب می‌باشد دهان بی‌زبانم را

براق فکر برق آهنگ آهنگی دگر دارد
به پیشم تا درین میدان که میگیرد عنانم را

اگر افسانهٔ رنگین من چشم جهان بندد
خیال سحر ساحر باد افسون بیانم را

تجلی صبح سخن بر پیشانی مهر مطلع خداوندیست که عابد شب زنده دار راه سینه افروز داغ نیاز اوست
و زاهد خشک مزاج آفتاب سوختهٔ گرمی سوز و گداز او

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت اصبح اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۱۲۸۹ ہجری

بیضاوے صبح کا بیان ہے
تفسیر کتاب آسمان ہے

ہے خاتمۂ شبِ دل افروز
دیباچہ نگارِ نسخۂ روز

آثارِ سحر ہوئے نمایان
سیپارہ لیے ہوئے ہر دوران

واللیل کو ختم کر چکا ہے
آمادۂ دور والضحیٰ ہے

عنوان فلک ہے زرِ منشور
لوح زرین سورۂ نور

اطرافِ بیاضِ مطلعِ صاف
والفجر کے حاشیے پہ کیا صرف

معمورۂ دہر تا بیابان
ہمطالعِ کشورِ بدخشان

ہر دشت ہے مثل دشت ایمن
ہر کوہ برنگِ طور روشن

عالم مین ہے آفتاب تاثیر
آبِ حلب و ہوائے کشمیر

ہنگام سپیدۂ سحر گاہ / ساعات مین روز و شب کے واللہ
اک مخبر صادق البیان ہی / پیغمبر آخر الزمان ہی
کیفیت وحی مین ہے بلبل / ہی وقت نزول مصحف گل
سبزہ ہے کنار آب جو پر / یا خضر ہے مستعد وضو پر
نوبت ہی صدائے قمریان کی / تیاری ہی باغ مین اذان کی
محو تکبیر فاختہ ہے / قد قامت سرو دلربا ہی
اک شاخ رکوع مین رکی ہے / اور دوسری سجدہ مین جھکی ہی
سوسن کی زبان پر مناجات / جاری لب جو سے التحیات
تسبیح شگوفہ یا مصوّر / تحمیدہ تاک رب اغفر
پھیلی ہوئی بوے گل چمن مین / اور صلِّ علیٰ کا غل چمن مین
غنچے مین ہے خامشی کا عالم / یا صوم سکوت مین ہے مریم
کیاری ہی اک اعتکاف مین ہی / اور آب روان طواف مین ہی
پابند زکواۃ نامیہ ہے / کانٹا زر گل کو تولتا ہے
لایا یہ جہاد صبا رنگ / نافرمان ہو رہا ہے چو رنگ
سالک ہی چمن مین نہر موزون / مجذوب ہی شاخ بید مجنون
ہی صوفی صاف دل صنوبر / تحریک نسیم حالت آور
ہی تخم بہ خلوت آرمیدہ / ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال ہین برگ و نخل اوتاد ہے نعم العبد سرو آزاد

خدمت ہین بہار کی صبا ہے سبزہ سنبل کا بال کا ہے

سجادہ بدوش لالہ یکسو یک سو شب زندہ دار شبّو

ہے استغراق نیلوفر کو پاس انفاس ہے سحر کو

سیفی جو زبان خار پر ہے نرگس کی نگاہ ہین اثر ہے

وحدت ہے چمن ہین مغز تا پوست صادق ہے بہار پر ہمہ اوست

غنچہ نرہا تو گل ہوا ہے واصل ہے جیسے یہان فنا ہے

کہتا ہے اشارتاً لجالو مُوتُوا مِن قَبلِ اَن تَمُوتُوا

خرقہ ہے نصیب یاسمن کو عمامہ ملا ہے نارون کو

پیرایہ نور ہین سمن ہے سلطان مشائخ چمن ہے

عطار شمیم گلستان کی ہم مرتبہ فرید بوٹی

پھولون ہین ہے یون گلاب خوش آب جیسے قطبون ہین قطب اقطاب

کیوڑا گلزار پر فضا ہین غوث الثقلین اولیا ہین

ہر شمع خموش فکر ہین ہے ہر طائر شوخ ذکر ہین ہے

شورش ہین قلندرانہ قمری اور چشتی سبز پوش طوطی

ہر خواجہ نقشبند و سجادہ طاؤس خلیفہ ا قعد

ہر کبک دری خلیفہ آزر

اعجاز نسیم صبحدم ہے — انفاس مسیح کی قسم ہے

عالم میں وہی ہوا ہے چلتی — جو صبح الست کو چلی تھی

تنزیہ سے مست نغمہ ہو — ہنگامۂ لا الٰہ ہمہ سو

باشان و شکوہ جلوہ فرما — شاہنشہ تخت گاہ الا

سامان ظہور کی ہو تمہید — قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکید

فیض روح القدس عیاں ہو — افشائے رموز کن فکاں ہو

آئینہ ہو چار سوئے عالم — لبریز تجلیات پیہم

ہر قطرہ ہو جوش بحر در بر — ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر

وہ شان ہو آج رنگ و بو کی — مصداق ہو جل شانہ کی

لو تشنے حباب کو عطا کی — آب حیوان کی میر بحری

فرمان بقا کے مستند ہوں — احکام فنا کے مسترد ہوں

کثرت وحدت میں ہو کے فانی — حاصل کرے عمر جاودانی

عنوان حدوث کا قدم ہو — امکان پہ وجوب کا کرم ہو

ہے اپنی تازہ روپ دکھلائے — ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے

اسرافیل اپنی صور لائیں — پھر رنگ رمیدہ کو جلائیں

عزرائیل اب کریں نہ ڈرا — ناکارہ رہیں عدم کا

اللہ اللہ کیا سماں ہے — ہر شے کو حیات جاوداں ہے

سرسبزی ہے باغ مین جنان کی — آمد ہے بہار بے خزان کی

لوح و قلم ادیب تقدیر — محو خط نسخ عالم پیر

ایام کا بخت پھر جوان ہے — پھر عہد شباب آسمان ہے

ہستی و عدم مین ایک کو ہے — لاشئے کے بھی لب پہ آج نے ہے

کیفیت سرمدی سے سرور — رنگین طبعان محفل نور

رضوان نے کہین سبیل رکھی — ہر کوزے مین سلسبیل رکھی

تیار کیے بحکم باری — میکائیل اک طرف نہاری

آئی لیے ساغر و صراحی — کوثر سے بھی ہوئی صبوحی

گلدستے بہشت نے بنائے — جبریل درود پڑھتے آئے

بیٹھے ہوے ہین خوشی سے پھولے — غلمان لیے ہار غور گجرے

خاکا ہے زمین مین آسمان کا — نقشا ہے مکان مین لامکان کا

گویا اوتر آئی ہے زمین پر — مینا بازار چرخ اخضر

نازل ہوے عرش سے فرشتے — سب حی علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم — دوران نے کہا کہ خیر مقدم

ہمرنگ ارم زمانہ بشگفت — طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

انوار ہین نوح کے نمایان — یا ابر کرم کا جوش طوفان

رحمت کے لباس مین چھپ ورہے — شیث و ادریس و خضر و الیاس

خاتم پہ لکھے تھے سلیمانؑ — نقش تسخیر جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوبؑ — الحمد کتاب شکر یعقوبؑ

یوسف مع عزت و مناصب — یونس مع ماہی و مراتب

داؤد لیے زبور پہونچے — موسیٰ مع شمع طور پہونچے

کعبے مین خلیل کا ہی جلوہ — جھٹ کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحقؑ مع ذبیح آئے — لقمانؑ مع مسیح آئے

تھے حسن فروش و جلوہ مشتاق — ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات — اقسام صفات و عمدہ حالات

جو کچھ ابتک ہوا ازل سے — ہونے والا ہے جو کچھ آگے

ہر نکتۂ جان فلسفۂ ناسوت — راز ملکوت و سر لاہوت

توحید کی شان راست بازی — تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہم رکاب تسلیم — اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم

دانش دانا سے سر مکنون — سرمایۂ نازش فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان — طفل ناخواندۂ دبستان

وہ دولت و جاہ روز افزون — جسکے بندون مین تھا فریدون

حاتم کا وصف جود کامل — عدل نوشیروان عادل

حکمت مفتاح قفل مقصود — علم آئینۂ وجود معبود

ہر گوہر قلزم ولایت — ہر نیّر مطلع ہدایت

صدیقؓ کا صدق و استواری — عثمانؓ کا علم و بردباری

آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا — اور دبدبہ مرتضیٰ علیؓ کا

ریحان بہشت روح پرور — خُلق حسنؓ شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایمان — جانبازی سیدِ شہیدانؓ

آثار مجاہدین ابرار — انوار مہاجرین و انصار

مقبولی بایزید و ادہم — محبوبی خاصِ غوثِ اعظمؓ

عرفانِ ابوسعید و کرخی — روشندلی جنید و شبلی

گستاخیِ عاشقانِ مخمور — رسوائی دار و گیر منصور

عشق آفتِ عاشقانِ جانباز — حسن آئینۂ تجلی ناز

مجنون و ہجوم حسرتِ دل — لیلی مع ساربان و محمل

القصہ یہ دیکھ کر تماشا — حیرت ہوئی اُسکے جلوہ فرما

کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان — کھلتا نہیں کچھ یہ سرّ پنہان

خورشید فلک سے سائبان میں — یوسفؑ ہے غبار کاروان مین

خلوتگہ حسن ہے زنانہ — اور جلوہ صبح شاہانہ

ڈوبے ہوئے رنگ میں چمن کے — نکھرے ہوئے روپ میں دلھن کے

خورشید ظہور کا شرف ہو
معراج نظر کو ہر طرف ہو

مظہر کا خطاب میرزا ہے
منظر کا لقب ابو العلا ہے

شبنم کو دم فلک مآبی
مٹی میں کمال بوترابی

ہر قطرے میں آب و تاب گوہر
ہر موج شعاع مہر انور

آفاق میں ہے تجلی نور
یا شان نزول جلوہ طور

کرتا ہے فلک سجود پیہم
مائل بزمین ہے عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی
سب کھل گئی لامکان کی قلعی

مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار
آتشکدے گل ہوئے جو یکبار

پانی طوبے کی جڑ میں پہونچا
جو خشک ہوا ہے بحر ساوا

ہر خاک کی طبع میں روانی
جو دشت سماوہ میں ہو پانی

چلتے ہیں یہ کس ہوا کے جھونکے
ہوش اوڑتے ہیں قبے کاہنوں کے

باندھا وہ قضا نے لعن کا لام
ابلیس کی فوج میں ہو کہرام

ہے مہر سکوت بر دہان ہو
بتخانوں میں شور الامان ہو

کسکی شوکت کا زلزلہ ہے
قصر کسری جو ہل رہا ہے

ہر کسکو خطاب ایزد پاک
لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاک

ہم نور وجود میں عدم ہے
آغوش حدوث میں قدم ہو

ہر فرش پہ عرش کی تجلی
کہتی ہوئی لا الٰہ غیری

ہے قبلہ ہر ایک سمت پر نور ہر بیت ہے مثل بیت معمور
ہر نقص کمال کا سزاوار ہر جزو مین عقل کل کے آثار
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے
ہے چاندنی ایک ماہ پیکر سورج مکھی آفتاب انور
اورنگ نشین باغ ہے گل اور ہفت ہزاریون مین بلبل
ذی حکم خزانہ اشرفی ہے صد برگ کا اسم پانصدی ہے
عباسی کو دعوی فتوت داؤدی کو شبہہ نبوت
پروانہ ہے عابد سحر خیز ہر ذرۂ خاک شمس تبریز
القاب نسیم دامن دشت مخدوم جہانیان جہان گشت
خالق کا کرم ہے فیض گستر بخشش کا صلائے عام گھر گھر
روئے حسنات سوئے اخیار چشم رحمت سوئے گنہگار
ہے فکر مین عابدون کی طاعت محسن کی تلاش مین شفاعت
جیسی اس دن سحر ہوئی ہے ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہے
این نسخہ چہ انتخاب دارد این صبح چہ آفتاب دارد
ناگاہ بجلوۂ عبارت پیدا ہوئی غیب سے بشارت
یہ صبح سعادت جہان ہے نور وزِ بہار جاودان ہے
مفتاح خزینہ ہائے اسرار مصباح تجلیات انوار

ہو بدر کمال اوج تشبیہ — لبریز جمال مہر تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی — بندے کی لباس مین خدائی

اسوقت دیار مین عرب کے — مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان مین — اور ہاشمیون کے خاندان مین

کعبے کی زمین نامور سے — اور عبدالمطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا — بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوے سرور دو عالم — پیدا ہوے فخر نوح و آدم

محبوب خدا نبی مرسل — صبح دو مین روز اول

شاہنشہ انبیا محمد ﷺ

تاج سر اصفیا محمد ﷺ

پیدا ہوے حضرت پیمبر — صبح قدرت کے سعد اکبر

واللیل اشارتے زمویش — والشمس عبارتے زرویش

خورشید سپہر دین محمد ﷺ

نور عین الیقین محمد ﷺ

پیدا ہوے قبلۂ طریقت — پیدا ہوے کعبۂ حقیقت

مقصود ازل اجل و اعلیٰ — منظور حضور حق تعالیٰ

سلطان فلک حشم محمد ﷺ

مہر عرب و عجم محمد

پیدا ہوئے بادشاہ ذیجاہ	آرائش تخت لی مع اللہ
عین عرفان و مردم عین	ابروئے جبین قاب قوسین

جان و دل مرسلین محمد
روح روح الامین محمد

پیدا ہوئے خاتم النبیین	مہر فرمان عز و تمکین
با اسم احمد بلا اسم	شایستہ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینہ اصطفا محمد
آئینہ حق نما محمد

محور ضوان حق روانش	آل و اصحاب و پیروانش
کیفیت وجد ہیں ہر اب ذوق	کہتا ہے خطیب خامہ شوق

ہے ذکر ولادت پیمبر
اَعْلٰی اَوْلٰی اَهَمّ وَ اَکْبَر

قطعات تاریخی

قطعہ تاریخ اختتام طبع مولوی محمد احسن احسن اللہ الیہ الصمد لصمد و
لکھیم پور ضلع کھیری ملک اودھ مصنفہ

از معجزات نظم کسانیکہ منکر اند	احسن کلام حضرت محسن بدیدہ اند	صد بار خواندہ اند ہزار آفرین و

روزی که آب و رنگ سخن آفریده اند
المنة که سدره نشینان اوج فکر
آنانکه صاف و درد معانی چشیده اند
جوشش بهار حسن معانیست در نظر
در راه شوق آمد مضمون دویده اند
از هوش طالبان بهار آشنا شنیدند

استاد و هم برادر و هم قبله من است
بر شاخ نخل فکرتش ثمر نا رسیده اند
صبحی شد آشکار که رنگین طلوع بیتان
بیتاب اضطراب دل آرمیده اند
زآب صفای بندش و ترکیب دلکشا
دیوانگان صبح گریبان دریده اند
صبح بهار آمد مضمون شنیده اند
۱۲۹۶ھ

دربارگاه فکرتش برگزیده اند
این نسخه را بدیدهٔ انصاف بنگرند
از باده های وجد صبوحی کشیده اند
از خویش رفتگان بهار گل سخن
بر صفحه نگاه خود آئینه چیده اند
تاریخ سال و زبه لسان سروش غیب

قطعهٔ تاریخ از نتائج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب رئیس قصبه کرہل ضلع مینپوری نائب انسپکٹر مدارس ضلع مذکور

این مثنوی لطیف و رنگین
در نعت رسول پاک یزدان

بنوشت چو محسن سخندان
دی شب نقی از برای تاریخ

در وصف بهار آفرینش
بودم سر فکر در گریبان

ناگاه بگفت هاتف غیب
گو کهنه نمود نظم حسان
۱۲۹۶

قطعهٔ تاریخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس منصرم مطبع مفید عام آگره

مثنوی حضرت محسن نے لکھی
مہر تاباں مہ انور یہ ہے
قابل حسن عمل ہر ہر بیت
لڑی موتی کی سمندر یہ ہے

حال پیدائش سرور یہ ہے
چشم انصاف سے دیکھا جو ہے
نظم حسان سے بہتر یہ ہے
چشمۂ فیض یہ ساری ہے کتاب

شب مہ صبح تجلی ہے یہی
خوب تصنیف سخنور یہ ہے
در معنی ہیں پروے اسمیں
کہیں نثر منظم کہیں کوثر یہ ہے

ہوئی نجات اس سے گنہگاروں کی	رحمت شافع محشر یہ ہے	مختصر گو ہے یہ ظاہر میں بھلے
کیجیے غور تو وہ قریہ ہے	مصرعِ صبحِ تجلّی کو ذرا	دیکھ کیا نسخۂ اطہر یہ ہے

کیوں نہ ہاتف کہے اسکی تاریخ | ذکر میلاد حبیب یہ ہے
۱۲۸۹ھ

تمت

تقریظ مثنوی صبح تجلّی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

منشی صحیفۂ کائنات کے لیے اگر شعاع مہر قلم بنکر سواد شب سے فقرات حمد و ثنا لکھنے تو بھی ایک نقطۂ فرستایش سے ادا نہو سکے تجلّی صبح اوسکی بیاض قدرت کا ایک سادہ ورق ہے۔ اور نظم عقد پروین اوسکی کتاب آفرینش سے ہملوگون کے لیے پہلا سبق ۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۔ اور نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاض گردن پر نور سے صبح تجلّی نے رنگ ظہور پایا۔ اور نثر بنات النعش نے چار عنصر سے بڑھکر مرتبہ پایا ہے لکھنا امکان بشر نہین لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ۔ اوسکی مدح مین آیا ہے اور اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۔ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے اما بعد صوفی گمنام مہتمم مطبع مفید عام ارباب فضل و کمال کی خدمت مین

عرض کرتا ہے کہ یہ مثنوی صبح تجلی جسکا ہر ایک شعر شعری سے زیادہ مشہور اور ہر ایک سطر سطر کہکشان سے بڑھکر ہے نقطے اگر ثوابت و سیارہ ہین تو جلی اوراق ماہ پارہ و سواد خطوط اگر شام عشرت نو دوارہے تو مضامین روشن سے صبح تجلی آشکار تصنیف شاعر خوش قلم نشی عطارد رقم مہر سپہر سخنوری ماہ فلک نکتہ پروری گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت جناب مولانا مولوی محمد محسن صاحب محسن تخلص کاکوروی وکیل عدالت دیوانی مینپوری مدظلہ العالی سے ایسی عمدہ طبع ہوکر مطبوع خلائق ہوئی ہے کہ اس صبح تجلی کی قبولیت اظہر من الشمس اور ابیض من الامس ہے گردش دو شمس و قمر جبتک صبح کو تجلی سے ہم آغوش اور شام سحر کو کاشانات مین ہمدوش رکھے اس مثنوی کا ہر ایک ورق ورق آفتاب کی طرح پرنور رہے اور شہاب ثاقب کی صورت چشم حسّاد سے [illegible] آمین ثم آمین

	این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد توقیع قبول روزیش باد	

بتاریخ بست و سوم جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲۰ اگست سنہ ۱۸۹۵ء

	پیرایۂ اختتام در بر کشید	

خاتمہ مثنوی صبح تجلی تراویدہ قلم معجز رقم مصنف

محمد اکرام الله صاحب فسون مصنف دیباچهٔ مثنوی هذا

لمؤلفه

گر فروزد نور من شمع شب دیجور من | مست عیسی گشد موسی بپای طور من
رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا | میدمد صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد این چه همایون مجموعه ایست عرفان نما که صد شبلی و جنید را بوجد
و حالت آورد یا گلدستهٔ معانی ست معرفت خیز هزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرد
نی نی عنبرین طبلهٔ عطار معنویست وحدت بیز مولانای روم و شیخ فرید را
از خویش برد بلکه شمس تبریز را پیراهن پوست از تن بدر کشد ـ از ملفوظات
محی الدین سخن خداوند معانی را یگانه ونغشور ـ مولوی محمد محسن که منصور گرش
هردم نالهٔ انا الحق بر زبان ست پنبه ها و منی از گوش خودنمایان فرود آرند الحق
که رضوان را فکر تار طرهٔ حور در دل و سوزن مژهٔ غلمان در دست و مشتری را
سودای خریداری شکنجه جوزا از چیست مگر در بند شیرازه بندی همان ست اجزای
حواس خویش را از هم ریزه غافل از اینکه و هم قدرت نقش این ستوده کار بنام دگر
بسته است که عرش آشیان ست و الا پایگاه ـ دارا و سکندر دربان کیوان خوابگاه خداوند کار من اگر

این نو آیین در دو نخست از طبع لطیفه گر و من بود این لطیفه گر و بیان باد
سنه ۱۲۹۱ ه

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر نام [illegible] / وہ الیاس [illegible] کی تفسیر

دریا سے روان ہے در نظم آج / یہ بحر خفیف بحر مواج

جاتا ہے کلیم آسمان تک / معراج سخن ہے لامکان تک

خلوت گہ دل ارم سرشتہ / پرواز طبیعت اک فرشتہ

ہر گوہر قلزم تکلم / سیارہ آسمان ہفتم

ہر حرف سہ زبان سوسن / گنجینہ راز ہشت گلشن

ہر لمعہ فکر طبع والا / شمع سر طاق عرش اعلی

ہر گل میں ہے رنگ گلستان کا / ہر قطرے میں موج زن ہے دریا

ہر لفظ عروس پردہ گوش / ہر معنی [illegible]

مضمون نے روپ کی دلہن ہو — اک راستی لاکھ بانکپن ہے
خطرہ نہیں بحر میں سخن کے — کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے
بندش کی ادا ہو دستۂ گل — طرز تمکین ہے شور بلبل
نیرنگ دماغ رنگ تقدیر — بیداری قلب خواب تحریر
تحریر کے وضع میں تامل — تقریر کے دور میں تسلسل
مضمون کو ازدیاد کا شوق — مصرع کو ہو مستزاد کا شوق
منظور ادائے خوش بیانی — تشریح کتاب آسمانی
سرسبزی طبع نکتہ پرور — کشاف رموز خلد و کوثر
کاغذ میں سطور کا تسلسل — ہر کھیت میں چاندنی کے سنبل
شبدیز قلم کی شان اعلی — جنگل میں براق کے غزالا
تحریک انامل سخنگو — جبریل امین کا زور بازو
اندر نعت طبع من چہ پرسی — ہر حرف کی عرش پر ہو کرسی
اک رات کی روشنی ہو دل میں — چھٹکی ہوئی چاندنی ہو دل میں
شب کیا کہ جہان کا بخت فیروز — عالم کا خلاصہ شب و روز
ایام کے گیسوئے مسلسل — آنکھوں میں نہ آسمان کے کاجل
ساعت ہو کمال بدر شب کی — شب ہو شرف ماہ عرب کی
اندھیارے کے دیکھ لیں جو چالے — آئیں سر طور جانے والے

بیان چاندنی رات کی [illegible]

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے
داخل ہوئی کعبے مین وضو سے

اوڑھے ہوئے لیلی گل اندام
شبنم کی ردا بقصد احرام

گویا کہ نہا کے آئی فے الحال
جھٹک جھٹک کر نچوڑتی ہوئی بال

کیا سعی صفا سے رنگ فق ہر
سر سے پا تک عرق عرق ہے

نامحرمون سے چھپائے چہرا
پروین کو بنائے منھ کا سہرا

آنچل کھلتا ہوا نہ جانا
انداز خرام صوفیانا

سناٹے کا دم انیس ہمدم
انفاس ہوا رفیق و محرم

خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے
لپٹے ہوئے بالون مین دلہن کے

یا تازہ بسی ہوئی ختن کی
کلیان یوسف کے پیرہن کی

ناخن کی جگہ ہلال کی مد
دفتر سے طلوع کے مدارو

گرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے
ہین رمی جمار کے اشارے

قربان رہ ضرورت پڑی
نور و عمل و سپید تا جدی

قطبین کے سایۂ ضیا مین
مشغول دوگانے کے ادا مین

خلوت کے جمائے انجمن کو
پردے مین چھپائے اُس من کو

صورت مین غلام محترم کے
در پردہ طواف مین حرم کے

تیار کیے کس نے یہ ادا کے مضمون
دشتِ عرفات شکل مجنون

[illegible]
آئینۂ حیرت ہے تماشا

سکتے میں کیا یہ شکل کھلا ہے
اس بات کا رنگ سر پہ کیا ہے

آنکھوں میں ہوا سمٹ کے یکجا
بیدار دلوں کا کیا سویرا

میدان نظر میں خلوت آباد
کس چشم سیاہ کا ہے پردا

دامان نگاہ بن کے پھیلی
کس دیدۂ منتظر کی پتلی

گل دار ہوئے ہیں سبز فانوس
پنجرے میں ہیں طوطیوں کے طاؤس

واللیل کی زینت حواشی
تفسیر کہکشان کی

انجم کا یہ آسمان میں نقشہ
سوسن کی زمین میں بنفشہ

جگنون کا ہوا میں یہ اشارا
ظلمت کا چمک رہا ہے تارا

تاریکی میں نور یا الٰہی
آنکھوں میں سما گئی سیاہی

ہر شے میں ہے وضع خوش ادائی
ہر رنگ میں شان دلربائی

ہر باغ نثار روے مشکبو
ہر دشت شکار چشم آہو

ظلمت میں ہے نور کی تجلی
بکھری ہوئی طور کی ہر چوٹی

ہر ذرے سے ظہور نور مطلق
ہر دار میں شورش انا الحق

ہر قطرہ وضو کی فکر میں گم
ہر ذرہ کیے ہوئے تیمم

ہر سرو کو بندگی پہ ہے میل
ہر اک کی لو ہے قائم اللیل

ہر بزم طرب مین اتقیا جمع
قعدے مین لگن قیام مین شمع

کہتا ہے جھکا ہوا اندھیرا
ہو جائے قبول سجدہ میرا

سجادۂ چرخ نیلگون پر
تسبیح ہزار دانہ اختر

تاریکی ہے یان سے منزلون پر
پیدا ہے سواد کشور نور

ابر رحمت گھرے ہوئے ہین
کچھ رات کے دن گھٹے ہوئے ہین

نفرت ہے ستم کو آسمان سے
ہے تیر کھنچا ہوا کمان سے

چلّے مین ہے پیر قوس روپوش
عقرب کے ہے نیش مین بھرا نوش

گردون کو اسد کیے ہوئے زیر
چھوٹا ہوا ثیل گاو پر شیر

رفعت کا ہوا ہے سکہ جاری
میزان کے ہین دونون پلّے بھاری

نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا
ہو زیب کمر زری کا پٹکا

مریخ شہ بلند اختر
گردون کا لڑا ہوا مقدر

کیوان کو دم سکندری ہے
چمکی زہرہ کی مشتری ہے

ہر پستی ہے اوج سے ملاقی
ہر شان نزول کو ترقی

اعلے کی طرف ہے میل ادنے
پروانہ چراغ سے خبردار

شبنم کی ہے پر لگائے گلشن
بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن

ذرون کی طرح نہ وشت اڑ جائین
دیوانون سے کہو ہوش مین آئین

شمشاد نہین کسیکو بس مین
قمری نہ پڑی رہے قفس مین

ساحل ہوتا ہے خشک تر سے | نکلا جاتا ہے بحر بر سے

کنعان کے اوڑا ہے جوہر | دلوا آج بنا کے ڈول جنتر

یونس سے حوت تک پہونچکر | سکا نہ بیٹھا میں ہر درم پر

مرغابی برق ابر سے کن | چک جائے نہ سنبلی کا خرمن

اوڑ جائے نہ سطح ارض الٰہی | سرطان یہ کرے نہ چوٹ ماہی

پامال زمین نہ آسمان ہو | پڑی نہ سڑک کی کہکشان ہو

ظاہر ہوے کسلیے یہ سامان | کیون اتنے عروج پہ ہے دوران

کیون خاک کی اتنی ارجمندی | کیون پستی کی اسقدر بلندی

کیون شب کا یہ حسن روز افزون | کیون ہے یہ طبع اتنی موزون

محمول کا کسطرف ہے موضوع | مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع

کیسکی خبر کا مبتدا ہے | موصول کہان کہان صلا ہو

ہین کس سے مضاف یہ حجاب | راجع ہے کدھر ضمیر غائب

ناگاہ خطاب وحی تنزیل | عالی لقب حضور جبریل

مدح جبرئیل ع

قرآن کریم کے ورق منشور | قرآن شرف کے سورہ نور

مانند دعا زمین پہ نازل | مانند دعا سپہر منزل

منشور اوامر و نواہی | عنوان صحیفہ الٰہی

فہرست اخبار اصفیا کے — تاریخ فرشتہ انبیا کے

درج گہر کلام باری — پیغامبر پیام باری

وارد ہوے ابر سان زمین پر — ساتھ انکے براق برق پیکر

تمہید وصف براق

پہونچا ہے براق تک جو نامہ — دوڑا ادھر اچھل پڑا ہے خامہ

شوخی پہ ہے تیز کلک رفتار — جل جا ہے سپند سن کے بیکار

قطبین ہین سن میان انجم — دو کڑی کی ہوئی ہر چوکڑی کم

جھکڑ مین ہے چار موج دریا — نقشہ سا ہرن ہے چوکڑی کا

مضمون کی جست مین ہے گرمی — یا جنت کے تار مین ہے بجلی

ہان اے مرے خامہ سبک گام — آہستہ قدم بلکہ خرام

دو چار قدم وہ چل سنبھل کر — حرف اوڑ کے نجا سکین فلک پر

کچھ ہو نسکے گا کچھ مگر خیر — لکھ وصف براق آسمان سیر

صفت براق

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل — کھیت اوسکا بہشت خانہ جنگل

مہ پارہ فلک سے آنے والا — اطلس کو کتان بنانے والا

ایوان چرخ سے نکلے وہ سبک رو — فانوس سے جسطرح کہ پرتو

شیشے سے پری چمن سے شبنم — سیپی سے گہر حباب سے دم

گلشن سے بہار جسم سے جان آنکھون سے نیند دل سے ایمان

صحرائے شہود مین رم غیب چلتے ہوئے راہ عالم غیب

محوِ رہِ دشتِ فراغ بالی مشتاق خرام لا ابالی

آدم سے ملک تک ایک دم مین امکان سے قدم تک اک قدم مین

شوخی مین سلوکِ شوق کا حال رفتار مین جذبِ عشق کی چال

نیرنگ طلسم حیرت آئین یا گنجِ روانِ دولتِ دین

اقبال کا یا کہ بال دیگر یا روح امین کا تیسرا پر

یا دیدہ منتظر مین نقشا اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

ورود جبرئیل و براق بر آستانہ شریف

بالجملہ وہ دونون محرم قرب پروانہ و شمع عالم قرب

یون آئے ہوجسطرح سے عاجل پروانہ چراغ کے مقابل

یا جیسے کہ عاشقانِ مضطر اپنا خطِ شوق آپ لیکر

حاضر ہوئے اوسکے آستان پر جسکا کہ مکان ہے لامکان پر

نعت

محبوب خدائے انس و جان کا مقصود رموز کن فکان کا

امکان کے گھر کا ابر نیسان دریائے قدم کا شاخ مرجان

صانع کے قلم کا رنگ ایجاد بندون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم
عرفان کے نگین کا اسم اعظم

آغاز ازل کی ابتدا کا
انجام ابد کی انتہا کا

تشبیہ کے آئینے مین تمثال
تنزیہ کی سلطنت کا اقبال

ہاشم کی کلاہ مین گل تر
دامن مین قریشیون کے گوہر

منظور اشارۂ فکبر
قائم بمقام قسم فانذر

نور القمرین والکواکب
خورشید مشارق و مغارب

رونق دہ امین تجلی
شمع تہ دامن تجلی

لاہوت مقام و عرش مسند
شاہنشہ انبیا محمد

درود

تا دور زمانہ بہر نازش
تسلیم خدا و احمد امش

اوس وقت وہ دفتر معانی
تھا داخل بیت ام ہانی

رکھتا ہی تھا قدم زمین پر
نازان تھا مکان اوس مکین پر

تھی خاک وہانکی گل بدامن
اوس حجرے کا تھا چراغ روشن

راحت تھی نیاز مند سرکار
تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار

رحمت کی ردا سے مہر گستر
گلگون و لطیف و صاف بستر

رنگینے فیض عام قالین
خاطر کا گداز شمع بالین

ہم غافلون کا خیال ہر لب
آرایش دہ ہاے محفل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا | ہوئی جو وہ فرش بزم والا

کیا بال ہما کے بالش پر | تکیہ سر پاک کا خدا پر

خضر رہ حق مقیم منزل | سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل

دریاے روان ہمرنگ گوہر | غنچے کے لباس مین گل تر

آداب سے آپ کو اوٹھایا | یا اپنے نصیب کو جگایا

بیدار ہوئی جو چشم حق بین | آہو ہوئی شکل خواب شیرین

دیکھا کہ عجیب ماجرا ہے | گھر برج قمر بنا ہوا ہے

انشاے رموز غیب مخبر | ہونیکا نہین یہ دن کبھی پھر

سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا | لیتا رہے کروٹین زمانا

طالع مین نہین یہ شب کسیکے | اختر سو بار سو کے جاگے

ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر | مٹی ہو ہزار بار اکسیر

انوار کا ہے ورود پیہم | تارونکی برس رہی ہو شبنم

نازل سوے عالم مجازی | امواج محیط بے نیازی

جبریل ہین اور براق بھی ہے | قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے

تحریک نسیم و صبح صادق | کشتی سبک و ہوا موافق

کوسون سے رسول روح پرور | آیا ہے ہواے شوق لیکر

آتا ہے طلب کا استعارہ | بردن کا ہے آمدن اشارہ

یعنی اوٹھیے کہ سحر ہے پرجوش | کودھر کے لیے ہے کھولے آغوش

اوٹھیے کہ چمن ہرا بھرا ہے | طوطی بلبل کا بولتا ہے

اوٹھیے کہ ہر بات فیض مفتوح | ہر طالب جسم عالم روح

اوٹھیے کہ نگاہ چشم تقریب | ہر منتظر جمالِ تشبیہ

اے محملِ شوق منزلِ ذوق | اے شاہدِ ذوق محملِ شوق

اے ہمت طالبانِ مطلوب | اے جانِ حبیب و شانِ محبوب

تھی دل سے تجھے طلب خدا کی | ہر لحظہ تھی یاد کبریا کی

اب اوسکی طلب کا ہے تقاضا | ہے یاد مین تیری حق تعالیٰ

دیکھو اوٹھ کے بہار منزل صدر | اے امشب و ہر شبت شب قدر

کر سیر مقام قدس کی آج | اے امشب و ہر شب تو معراج

عرش آپ کا منتظر ہے چلیے | خاطر کو سنبھالیے سنبھلیے

پاکر یہ اشارہ کرامت | کی شوق نے شورش قیامت

سننے سے جگر چلا اوکل کر | شادی سے ہزار ہاتھ اوچھل کر

فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب | آئینہ دکھا رہا تھا سیماب

پہونچا دل بیقرار سرور | سو بار زمین سے آسمان پر

تشریف آوری بیت اللہ

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزومند | لب تشنۂ شربت شکر خند

آیا پئے آبروئے کعبہ
محبوب خدا لیے عجب ڈھب کا
اوس گھر مین پہ تھا خوشی کا عالم
کعبہ نے کیے طواف اپنا
پاؤن پہ بتان سر کشیدہ
اہلاً سہلاً کہا حرم نے
محراب جھکی سر ادب سے
آیا جو کرم پہ عشق بیباک
بھڑکا دیے اور شعلے دل کے
کی مشق جفا سے ہر وفا سے
لبریز طرب کیا الم سے
گوہر کو بنا دیا سمندر
بھر دی دل پاک مین تجلی
خالی اوسے کر کے ماسوا سے
حق سے رگ و پے کو کر کے معمور
بندے سے کہا نظر بچا کر
وحدت کو کھپا دوئی کا نیرنگ

مانند خلیل سوئے کعبہ
مہمان ہوا خدا کے گھر کا
ڈر تھا کہ اول نہ جائے زمزم
ہو قبلہ نما کہین نہ قبلا
گر پڑتے کہین خدا رسیدہ
لبیک حریم محترم نے
منبر نے قدم لیے نبی کے
سینہ کیا شق جگر کیا چاک
آب زمزم کے رنگ کے چھینٹے
زخمی بھی کیا تو اک ادا سے
نشتر کو ملا دیا الم سے
آئینے کو کر دیا سکندر
یا کعبہ دلین کی سپیدی
لبریز کیا فقط خدا سے
جسم بشری کو کر دیا نور
کیا غیر تو خدا کر
بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ

بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی
کوشش کرنے لگی کشش بھی

اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ
کعبے نے کہا خدا کو سونپا

با عزت و شان و جاہ و تمکین
آیا بالائے خانۂ زین

حضرت کی رکاب مین قدم تھے
یا طاق مین رکھے گل کے دستے

اللہ وہ راہوار چالاک
اور پشت پہ شہسوار لولاک

یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی
افلاک کے ہفت پشت نے بھی

لی باگ تو اشہب سبک گام
تھا صبح بہار کشور شام

مسجد اقصے

پیش نظر جناب عالی
بیت المقدس کا باب عالی

وہ سرورِ انبیائے پیشین
وہ باعثِ فخر شرع و آئین

مسجد کے قریب آ کے اوترا
آداب سے سر جھکا کے اوترا

اک ہاتفِ غیب دان خبر دہ
اسریٰ سبحانہ بعبدہ

ہر شے تھی وہان کی حیرت افزا
اللہ کے گھر مین تھی کمی کیا

گوشے گوشے مین روح واصل
پہلو پہلو مین قلب شاغل

ظلمت کے غبار سے نمایان
گردِ رہِ لشکرِ سلیمان

شان لب بام سے ہویدا
جان بخشیِ حضرت مسیحا

دیوار مین خامشی کا عالم
آثار قبول صوم مریم

داؤد کے نغمہ ہاے دلبند / کھاے دم عیسوی کی سوگند

سلطان عرب کے مژدہ گویان / انجیل و زبور اوٹھاے قرآن

مرفوع پیمبرون کے رایات / یا سورۂ انبیا کی آیات

ہر تختے مین تھے ہزار تھالے / اک شجرۂ طور کی مثل کے

وو مرجع کائنات باہم / وہ قبلہ یہ کعبۂ دو عالم

قبلے نے درود کی ندا دی / کعبے نے نماز شکر ادا کی

مینار اوٹھے براے تعظیم / محراب جھکی بقصد تسلیم

منبر نے پڑھا ادب سے گویا / شاہنشہ انبیا کا خطبا

آنکھون کو بچھاے تھا مصلا / سایہ کیے گنبد معلا

از راہ کمال مہربانی / اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی

رکھ کر مے و شیر کو مقابل / اوس صاحب ذوق کا لیا دل

اک رنگ مین لالہ ایک نسرین / اک ذوق مین تلخ ایک شیرین

گلگون مے ناب مہر پیکر / کہسار طرب کے لعل احمر

اک شیر طراوت نفس کی / یا روح یہ کھچی ہوئی ہوس کی

وہ شیر لطیف ماہ تابان / شیرینی درد کاہش جان

جان بخشش و ور عالم عشق / بالائی اک آمد غم عشق

کی رغبت قلب نے جو تاثیر / مقبول شہ ہو گیا شیر

عکس لب جان فزا لبن مین
ہم رنگ عقیق تھا یمن مین

چہرہ کا سر مکرمہ تیغ نے کا
انگور کے زخم پر نمک تھا

پیکر وہ شیر صبح پیکر
خورشید روان ہوا فلک پر

تنہائی کا قافلہ روان تھا
تجرید کا ساتھ کاروان تھا

گلگون بہار تھا وہ شبدیز
مانند دم نسیم گلریز

پہونچی جو ہوا سے دامن پاک
کھلنے لگے غنچہ ہاے افلاک

سیر فلک اول

پتلی نے سمند باد پا کی
جا کر چشم قمر مین جا کی

وہ خطبہ منبر خلافت
آئینہ جوہر شرافت

جسکا کہ ارم ہو تخت طاوس
افلاک و نجوم شمع فانوس

خلقت ہوئی جسکی جان و دل سے
جسطرح بشر کی آب و گل سے

ہمرتبہ صفی با صفا کا
مصداق خطاب مصطفی کا

وہ روز ازل کا سعد اکبر
وہ اوّل ما خلق کا مظہر

وہ سطر اخیر صفحہ راز
وہ مطلع اولین آغاز

وہ آخر انبیاے مرسل
جسکا ثانی نہین وہ اوّل

تنزیہ کا لطف پانے والا
شان وحدت دکھانے والا

ہوتا کہ طرز مین کا دفتر
شا الف اول آسما او پر

فرخندہ پسر بلا پدر سے
خیر البشر اول البشر سے

پہلے پہل آسمان کو دیکھا
ارواح فرشتگان کو دیکھا

پہونچے قدم سعید سرور
مہتاب ہے منزل فلک پر

پامال طبیعت روان کی
گویا تھی زمین آسمان کی

[illegible]

فلک دوم

پھر وہ سبب ظہور ایمان
ظلمات جہان مین آب حیوان

جسکے شہدا کا واپسین دم
صبح انفاس ابن مریم

جسکا کرم آیت شفا ہے
بیمار کے درد کی دوا ہے

ہے جسکی اذان صبحگاہی
احیا ہے شریعت الٰہی

وہ گوہر آب زندگانی
جسکا اول نہین وہ ثانی

شان احد احمد مکرم
شاہنشہ کشور دو عالم

پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہر
دن دونی ہر رات چوگنی ہر

یکتائی کا رنگ لانے والا
نیرنگ دوئی مٹانے والا

پہونچا بکمال شادمانی
تا دائرہ سپہر ثانی

رونق ہوئی کشور فلک مین
جان آگئی پیکر فلک مین

یکجان و دو تن ہوئے نمایان
سمجھے اسکو مسیح دوران

تاج سر انبیا کے گوہر
آئینہ حق نما کے جوہر

بیکیلے نے صدائے مرحبا دی | انفاس مسیح نے جلا دی
تھا نقش جو چرخ کو لگائے | خامہ کیطرح سے سر جھکائے
زندہ ہوئین صورتین رقم کی | اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرف ستارۂ حسن | زیب رخ ماہ پارۂ حسن
ہی جسکی حسین و پاک صورت | اک نسخۂ گلستان قدرت
جسپر ہی فدا چمن مین سنبل | گلزار مین گل قفس مین بلبل
ہی جسکے بہار رخ کی تمہید | اوراق سہ برگۂ موالید
وہ واسطۂ قدیم و حادث | سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چراغ آدم و نوح | سرو چمن مثلث روح
توحید کا تخم بونے والا | تثلیث کا گھر ڈبونے والا
یون گذرا تیسرے فلک پر | جسطرح نظر مین حسن منظر

[illegible]

سراپا

اس جا ہی سخن کا اور مرجع | مصرع ہی ہر ایک حسن مطلع
کاتب کی چمک ہی ہی تقدیر | آنکھون نہین کھچی ہوئی ہی تصویر
نقشے کی ہی وہ لطیف صورت | جس سے کہ ہی اہل دلکو حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشا | جس سے ہی ہر آئینے کو سکتا

سورج کی نہ دوپہر پلٹ جائے — اسد مرے سامنے سے ہٹ جائے

گر بدر رکھیں ادھر ادھر ہو — کھد و مرے شہر سے بدر ہو

حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا — ہے شاہد غیب کا سراپا

دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قد آدم

کھینچی بکمال حسن تدبیر — نقاش ازل نے اپنی تصویر

رخ میں صفت جمال دی ہے — صورت میں جان ڈالدی ہے

ابرو پہ جبین مہ شمائل — رکھی ہوئی رحل پر حمائل

پیشانی ہے جزو مصحف رو — اس پارے کے دو رکوع ابرو

واللیل کا ترجما ہے گیسو — تفسیر اذا سجے ہے گیسو

آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں — مالا عین رات وہ آنکھیں

بیدار ہے بخت چشم ایجاد — سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد

خلوت گہ کبریا کو دیکھا — آنکھوں کی قسم خدا کو دیکھا

بینی سے بلند اختر حسن — معراج پہ ہے پیمبر حسن

اسرار دہن ہیں وحی منزل — اور حامل وحی ریش مرسل

احباب میں لب مسیح تقریر — اعدا میں لیے کلیم شمشیر

کیا ذکر تبسم نبی ہے — گل کے گلشن میں جو ہنسی ہے

کانوں کی سنی ہے کیا روایت — جو سر دہے قطب کی ولایت

جوہر کا بھرا ہوا خزینہ | آئینہ بے مثال سینہ
اسے ارنہ آسمان نظر مین | ڈوبے ہوے ہفت بحر بر مین
اوس گردن صاف کی بلندی | تکبیر فریضۂ سحر کی
رعنائی قامت مناسب | روز ہر مین اذان وقت مغرب
دیکھے ہین فلک ہین یا زمین مین | ہاتھ ایسے کسیکے آستین مین
وہ انگلیون مین یہ ماہ کا حال | مقراض مین جسطرح مہ ہلال
کھوے ہوے شوق عرش عالی | عینین براہ پایمالی
جیسے ہی شیخ و شاب مین ہین | پاؤن ویسے کسی رکاب مین ہین
دیکھی جو وہ صورت دل آرا | ارواح کو دفعتاً غش آیا
حالت ہوئی بیخودی کی طاری | زہرہ کہین بھول اوٹھی ستاری
کہتے تھے ملک سنی نہ دیکھی | صورت ہے کہ قدرت الٰہی
حاضر تھے مہر منیر کنعان | فرزند جوان پیر کنعان
گل جنکے تھے مصر کے چمن مین | کانٹے کنعان کے پیرہن مین
یعقوب تھے جنکے ناز بردار | تھا جنکا دلون مین گرم بازار
آنکھون مین سمائی وہ تجلی | جو خواب مین تھی کبھی نہ دیکھی
یوسف ہوے جان و دلسے شیدا | منھ دیکھکے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

پھر وہ خطِ عفو اہلِ عصیان | فرزانہ شفیعِ پیشِ یزدان
جس سے کہ ہوئی شکست کفار | صحرائے عرب ہی جس سے گلزار
تشریف شرف کی جسکے کم و کاست | جسکے قدِ راست پر ہوئی راست
وہ رونق چار سوے ایجاد | اعجاز کرامتِ خداداد
تھے جسکے چہار یار ذیجاہ | منزلگہ لطف و مہر کے ماہ
زیبایشِ صدرِ علم و تمکین | آرایشِ چار بالشِ دین
بیکس کی مراد دینے والا | ناچار کی داد دینے والا
ٹھہرا جسے رخ چہار مین پر | یا صفحہ سیم پہ خطِ زر
اسرار نہان کے لکھنے مین آئین | گو دونون زبان خامہ باجائین
میدان وہ عجیب دوپہر مین تھا | خورشید بھی دوڑ دھوپ مین تھا
کی صحفِ انبیا کی تدریس | تا وَاذکُر فِی الکِتَابِ ادریس
سیکھا ہوے وہ نبی اکرم | مثلِ صفحاتِ خطِ توام
یکرنگی مصطفےٰ و ادریس | قدرت کے قلم کی سطر تجنیس
ہم وضع وہ نقش کلکِ ایجاد | وہ قطعے نوشتہ یک استاد

قلمِ تبسم

پھر وہ گل نوبہار معنی | وہ گوہر شاہوار معنی

ہی جسکی شگفتہ رنگ تقریر
ما ینطق عن ہوی کی تفسیر

اعجاز اثر بیان شیرین
قرآن کا ورق زبان شیرین

اورنگ نشین عزت وجاہ
زور رسِ پنجۂ یداللہ

تکبیر کی جسکے پاس دولت
ہی جسکی نماز پنج نوبت

گبران جہان کا آبرو ریز
برہمزن پنج گنج پرویز

دُرہاے یقین پرونے والا
دل سے شش و پنج کھونے والا

آیا سرِ چرخ پنجمین پر
یا افسر سلطنت پہ گوہر

ہارون نے کہ افصح البیان تھے
گویا کہ کلیم کی زبان تھے

موسے کے وزیر اور برادر
پیغمبر و بازوے پیمبر

کی نعت ادا بہ خوش بیانی
یا وصف چمن مین گلفشانی

تحریر کیے ہزار دفتر
الواح زبرجدِ فلک پر

بہرام تھا مہر خامشی کی
عبری[له] نے یہ کی تمام ترکی

لہ [illegible] ۱۲

فلک ششم

پھر وہ دُرِ بے بہاے تکوین
وہ لالہ و لعل کوہ تمکین

جسکی نہین روک لامکان تک
پایاب ہی نیل آسمان تک

ہو وہ ہین جسکے سحر باطل
افسون ہوا اسیر چاہ بابل

آہوے رمیدہ ساحری ہی
اللہ کا گاے سامری ہی

جس سے ہوئی شان کفر نابود — فرعون کوئی بچا نہ نمرود
جسکی شوکت زبیر و شیر — شمشیر اوسکی قضا کا شہید
جسکی بخشش کے ڈر سے قارون — پہلے سے ہوا زمین مین مدفون

وہ روز طلوع صبح بینش — صبح شش روز آفرینش
وہ قبلہ شش جہات عالم — وہ مرجع کائنات عالم
انداز کرم بتانے والا — شش دانگ جہان لٹانے والا

گردون ششم چشم بد دور — چمکا مانند شعلۂ طور
جلوے وہ جمال نے دکھائے — موسے وہی آگ لینے آئے
تھا داغ فراق لن ترانی — مسرور وصال من رآنی

وہ معجز کلام ایزد پاک — تھا مہر سکوت باغ فناک
آتی تھی صداے عقل اول — دیکھے کوئی نخل طور کا پھل
کیا وادیے ایمن فلک کی — تقدیر سے مشتری ہی چمکی

فلک ہفتم

پھر وہ حرم سجدہ گاہ تسلیم — محراب حریم جاہ و تعظیم
کعبے کا سواد صفحۂ عین — شنگرفی نسخۂ ذہبین
جسکی آمد کا سنتے ہی غل — آتشکدے شمع سان ہوے گل
گردون مین بتان بے دہن کی — پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی

نکلیں ان کے جو سر سے چمکنے پھوڑا — کعبہ میں پڑا بتوں کا توڑا

طوفان بلا ہو جسکا خنجر — پھر آزر پرست و آذر

وہ ناظرہ خوان مصحف دل — خضر سر راہ ہفت منزل

سلطان سریر ہفت کشور — شمع فانوس ہفت اختر

جمعے کو سعید کرنے والا — ہر ہفتے میں عید کرنے والا

اوترا سر بام چرخ ہفتم — قربان ہوے ہر قدم پہ انجم

تھین منتظر جناب اطہر — عینین خلیل ابن آذر

کرتا تھا جو حرف میہمانی — خوان یغماے من عصانی

دیوان ازل کا مطلع نور — برجستہ ردیف بیت معمور

اک بزم کے تھے چراغ دونون — ملکر ہوے باغ باغ دونون

ہندوے فلک بتون سے بیزار — منت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اوس بیت میں پھر وہ مہر موزون — آیا مانند تازہ مضمون

قبلہ تھا خدا کے سب گھرونکا — یا صدر تمام دفترون کا

جلتے تھے وہان فرشتونکے پر — گرتے تھے ملک سر فلک پر

گنجایش غیر حق سے معذور — مالک سے تمام خانہ معمور

نیرنگ خیال قدسیان کا — یا رنگ محل نہ آسمان کا

آگے جو بڑھا وہ صاحبِ دل — حیرت سے کیے تھو آئینے مقابل

بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزم تنزیہ — آئینۂ حیرت اوسکی تشبیہ
سب عالم غیب کے کرشمے — سِرِّ ملکوت کے سمجھے
باغ لاہوت کے کھلے رنگ — قدرت کے عیان طلسم و نیرنگ
خورشید جمال کے ستارے — یاقوت جلال کے شرارے
ٹھہری جو اوترکے پل سواری — مالک نے ادب سے بندگی کی
پاکر خبرِ بہار مقدم — گُل ہوگئی آتشِ جہنم
تھا خوف کہ ہو نجائے برباد — دوزخ مثل بہشت شداد
رحمت کی سحر ہوئی نمودار — ہو کیون نہ سقر سفر پہ تیار
شعلے کی شرارتیں تھیں فی النار — خاموش تھا صورتِ گنہگار
پھر وہ گل گلستان تنزیہ — وہ باعثِ خلق دہر و مافیہ
مانند بہار فرحت انگیز — جنت کیطرف ہوا جلوریز
جسکا ہے لقب میان جمہور — نورافشان باغ عالم نور
کیا کیجیے بیان صفت فضا کی — پھلواری جناب کبریا کی
سرِ صلِّ علیٰ گل تر — رمز طلع العلیٰ صنوبر
ہے وہ کہ برنگ چشم مخمور — اپنے نقشے مین آپ ہی چور

سنے وہ کہ ہو جسکا ترجمہ لا ۔ ہم معنی لا الٰہ الا

یک سینہ عندلیب صد گل ۔ یک سایۂ گل ہزار بلبل

ہر رگ گل ہزار دستان ۔ از بر کیے بلبلین گلستان

غنچۂ حسن عمل کا حور و غلمان ۔ چشم نگہ قبول رضوان

دریاے کرم سمٹ کے کوثر ۔ رحمت محمد وہو کے ساغر

خوش ہو کے فضاے بہشت پیرا ۔ تقدیر نہال ہو کے طوبا

ہر شاخ رہ خدا کی مشعل ۔ ہر پھول نہال شوق کا پھل

ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ ۔ یا دیدۂ منتظر کا چشمہ

تھا نوک زبان حال رضوان ۔ دیباچۂ منت گلستان

اللہ رے یہ مرا مقدر ۔ رکھا اپنے قدم مری جبین پر

اُمت سے بھی اسقدر ہوا شاد ۔ آکر کرین میرے گھر کو آباد

ہین سب بد و نیک مجھکو محبوب ۔ بے قید وہ یوسف و مین یعقوب

اچھے ہون اگر قصور میرے ۔ عاصی کے قصور سے بچ لیے

ہو مشک خطا مری ختن مین ۔ یا نافرمان ہوا س چمن مین

کہیے مجھے قبل حشر برپا ۔ ہو مجھکو یہ مدتون سے کھٹکا

اوسدن عجب اضطراب ہوگا ۔ ہنگامۂ بے حساب ہوگا

مجنون کوئی رہ نجاے بن مین ۔ بیخود کوئی وادی قرن مین

غافل کوئی حشر مین نہ کھو جائے
محسن کسی سایے مین نہ سو جائے

اے صدر نشین یوم موعود
اے بادشہ مقام محمود

بر لا مری آرزو کرم سے
ہے میری بہشت تیرے دم سے

القصہ سمجھ کے جزو و کل کو
اور دیکھ کے وہانکے خار و گل کو

عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالب رب
کہتا ہوا آ مدم بمطلب

طوبے سے رکھا قدم جو آگے
جبریل و براق دونون ٹھہرے

رفرف پہ چڑھا وہ صاحب قدر
جس طرح کمال پر مہ بدر

کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود
آیا سوے عرش پاک معبود

سب سرو قدان عرش اعظم
تعظیم کو اوٹھے مثل آدم

مقام اعلیٰ

زیر قدم جناب والا
اعلیٰ سے جو تھا مقام اعلیٰ

و لگی تک وہ دو ستی دم سے آگی
سر چار قدم قدم سے آگے

آئینہ روے ذات عالی
اقلیم صفات بیمثالی

چمکا ہوا ایمن تجلی
پھیلا ہوا دامن تجلی

وحدت کا کھلا ہوا وہ ناکا
جسمین نہین دخل ماسوا کا

وارفتہ خدا رحیت وجو کی
چھائے لیے خون آرزو کے

امید سے کہ تہ نشین سے ملنے — ٹوٹے ہوئے حوصلے کہ تیسے

نکلی ہوئین ہمتون کی جانین — اوتری ہوئین چلّے سے کمانین

بھولے ہوئے راہ کے مسافر — ارکان رباعی عناصر

افتادہ خاک بحر و ساحل — درماندہ راہ خضر و منزل

طاؤس سپہر بال بستہ — عنقاے نجوم پر شکستہ

بجلی ہوئی دورباش رب کی — طوبیٰ و بہشت و عرش و کرسی

جاتے کا نہ سکین ملک نام — روحون کا پہونچ سکے نہ پیغام

تاثیر دعا کی در سے محروم — کوشش شرف اثر سے محروم

انسانکی وہان تھی کب سائی — آنکھون مین کشش ٹھکے لائی

وہ مردم چشم دین و ایمان — کحل البصر وجوب و امکان

ایمان کا رنگ جس سے تصدیق — نخل چمن مجاز و تحقیق

وہ مرجع کار و کارسازی — وہ سر نیاز و بے نیازی

آنکھونکو تلاش جلوۂ رب — کانونمین صداے نحن اقرب

آیا سو بزم لی مع اللہ — آئینے مین جیسے پرتو ماہ

پہونچا وہ وہان جہان نہ پہونچے — جبریل کی عقل کے فرشتے

نزدیک خدا حضور پہونچے — اللہ اللہ دور پہونچے

از بسکہ تمام دست و پا تھے — انداز جلال کبریا سے تھے

بے سایہ قد رسول باری — تھا سایۂ نخل خاکساری

سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا — سر عرش پہ اور زمین پہ پا تھا

ہر لحظہ زبان پر مناجات — ہر لحظہ لبوں پر التحیات

خالق سے نگاہ پاک محرم — چھوٹی ہوئی عینک دو عالم

پتلی میں جما جمال دلخواہ — جسطرح نگینہ پہ قل ہو اللہ

خاموشی عشق سے ہمہ پیکر — آوازۂ حسن شور محشر

سوا سے بجز جانگدازی — سیراب ہے باغ دلنوازی

وحدت کے نچھے ہوئے تھے اورنگ — کثرت کی مٹی ہوئی تھی نیرنگ

تھی اوج پہ شان مصطفائی — دکھلاتی تھی بندگی خدائی

وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد — مانند احد میان احمد

دامن میں چھپائے غیر کو عین — واحد تھا نقاب روئے اثنین

عینیت غیر رب کو رب سے — غیریت عین کو عرب سے

ذات احمد تھی یا خدا تھا — سایہ کیا جسم تک جدا تھا

خالق کی صفت ہو ذات والا — وہ شعلۂ طور یہ اوجالا

کیا سمجھ گئے حد سے بڑھنے والے — سجدے میں درود پڑھنے والے

عرفان کے مقام کی کریں سیر — دیکھیں کہ صفت ہو عین یا غیر

کافی ہے اسیقدر بیان بس — بس ایسی ہی طبع نکتہ دان بس

لازم ہے ادب سے وہ خموشی — جو مُہر ہو میرے خامشی کی

خاتمہ و مناجات

اسوقت اوٹھا ہوا ہی پردا — موقع ہی رسا ہے تیرے دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر — تا پایۂ عرش ہاتھ اوٹھا کر

اے پرتو مہر لایزالی — بے مثل مثال بے مثالی

شمع حرم خدا نمائی — قندیل حریم کبریائی

جسطرح ملا تو اپنے رب سے — انداز سے شوق سے ادب سے

یون ہی ترے عاصیان مہجور — اکدن ہون ترے لقا سے مسرور

صدقے مین ترے یہ آرزو ہی — دم مین رہ آخرت کرین طی

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید — جسطرح ہے صبح صادق عید

یون سر پہ ہو مہر آتشین خو — ٹوپی مین کسیکے جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل — مین سوؤن لحد مین ہو کے غافل

گذرے مرے نعت کے سخن مین — رکھی ہو یہ مثنوی کفن مین

پردہ رہے نامۂ عمل کا — کھل جائے نہ قبر مین لفافا

اوسدم کھلے چشم آرزومند — جب دفتر حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوق قلب مضطر — کھل جائین مرے براق کے پر

اس تیزی سے آئے وہ سبک بال — پیچھے رہین کاتبان اعمال

بگذشت گداز شمع بالین
این مثنوی عجیب بنوشت
صد بار ادب نمود تحسین
در وصف بهار اگر سخن گفت
صد معجزه در نگاه حق بین
ترکیب لطیف و طرز نازک
اعلی د و بینش از تحسین
تا عرش برین عروج الفاظ

آئینهٔ فکرتش صفا خیز
در شان عروج سرو زرین
رنگ شب اگر ز کلک او ریخت
از شاخ قلم فشاند نسرین
برداشت پئی دعا اگر دست
معنی نمکین و لفظ شیرین
از لفظ صبر وه گفت بر خیز
تا سدرهٔ بلندی مضامین
معراج خیال ہاے رنگین ۱۳۰۱ھ

نیرنگ خیال حیرت آئین
بر ہر خم خامهٔ نیازش
ہر نقطه گرفت شکل پروین
از مدحت انبیا عیان کرد
شد ورد لب فرشته آمین
اولی ہمه بعد او ز ہر قبل
از معنی تازه گفت تحسین
احسن بنویس بهر تاریخ

ولہ

آن تازه نماے طرز کهن استاد و برادر و محسن من
اوصافش خارج حد سخن الطاف برون ز انداز خیال
تا چرخ ترقی رفعت او تا مهر تجلی فطرت او
تا سدره بلندی فکرت او تا عرش برین تگ و تاز خیال
در بستن معنے ہاے بعید آغاز طلب انجام طلب
در بستن مضمون ہاے جدید انجام خیال آغاز خیال
بنوشت رساله ہوش ربا در ذکر معارج خیر ورا

ہر لفظ کرامت فہم رسا ہر معنے لوا عجاز خیال

مضمون حدیث متواتر بنمود بصدق بیان ظاہر

ہر خار وخس چمن خاطر برداشت صفا پرواز خیال

ہر بیت خلاصہ بیت ارم ہر نکتہ شگوفہ شاخ قلم

ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایہ ناز خیال

تاریخ بطرز جدید احسن خوش گفت فرشتہ فکرت من

معراج پیمبر پاک سخن - معراج فلک پرواز خیال
۱۳۰۱ھ ۱۳۰۱ھ

ولہ

این نظم عجیب بسر اعجاز ست | نیرنگ طبیعت صفا پرداز ست
گویند کہ لاجواب تاریخ لطیف | معراج خیال لامکان پرواز ست

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع ارجمند وفکر بلند گنجینہ معانی رکلید جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب رئیس کاکوری

حقا کہ فروغ طبع محسن
اک شمع منور سخن ہے
بجا اوسکی وہ شوخ ہو کہ جسکو
آرایش زیور سخن ہے
ہر رنگ میں ہر خیال نازک

بیداری اختر سخن ہے
صفحے پہ ہر ایک سطر رنگین
بر میں لیے دلبر سخن ہے
دیکھ اسکو شہید چشم دل ہے
شاہنشہ کشور سخن ہے

یہ مثنوی چراغ کعبہ
گیسوے معنبر سخن ہے
موزونی شاہد معانی
یہ چشمہ کوثر سخن ہے
انصاف کے ساتھ غور کیجے

نسخہ نہیں دفتر سخن ہے | آداب کے ساتھ لکھیے تاریخ | معراج پیمبر سخن ہے ۱۳۰۱ھ

تاریخ طبع زاد جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن
طوطی میں ایسی شاخ کیا ہے
الفاظ شگفتہ کے چمن میں
کعبے میں چراغ رکھ دیا ہے
ثانی سے جو مصرع تر ہے اول
جو قافیہ ہے ڈھلا ہوا ہے

کچھ آپ کا طرز ہی جدا ہے
واللہ یہ سخن ہے یا کرامات
طوطی معنی کا بولتا ہے
ہر طرز میں اک نیا تکلف
پہلے سے شگفتہ دوسرا ہے
سیفی کو ہوا خیال تاریخ

خامے سے خضوع کے جو بڑھا ہے
اعجاز طبیعت سا ہے
ہر بیت میں نور کا ہے مضمون
ہر رنگ میں اک نیا مزا ہے
ہر ایک ردیف منتخب ہے
کیا اسکا بلند حوصلا ہے

ہاتف نے کہا بہت ادب سے
یہ نعت رسول مجتبیٰ ہے
۱۳۰۱ھ

ولہ

مرے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی
کہ جسکا دلنشین انداز و دلکش طرز رنگین ہے
گئے عرش برین تک جبکہ مضمون بلند اوسکے
سروش غیب بول اوٹھا کہ معراج المضامین ہے ۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی خورشید حسن صاحب طپش
اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چرہ گیا کس اوج پر بجیرۂ سخن
قطرے قطرے مین ہی شورش قلزم مواج کی

دور پہونچا ہی ستارہ رفعت معنی کا آج
پادشاہ نظم کو حاجت ہی تخت و تاج کی

خامۂ محسن نے صفحے پر جڑی ہین چٹنیان
لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی

اے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ مین
مثنوی باادب حال شب معراج کی

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

الہادی رسول اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیہ اشرف رسل آدم | صلی اللہ علیہ وسلم

مژدہ اے دل کہ ہوا نور محمد پیش نظر | بارک اللہ طبیعت کا ہو رنگ دگر

گر نہ ہو پاس ادب تو مجھے کچھ دعوی ہو
سجدہ کرتے ہیں ملائک مرا وہ رتبا ہو

لامکاں تک لیے جاتی ہے مجھے طبع رسا | اڑ گیا عرش کے پائے سے سخن کا پایا
ہو رہا ہے صف ارواح میں میرا چرچا | خیر مقدم کی چلی آتی ہے ہر سو سے صدا

بزم قدسی کا بلایا ہوا مہمان ہوں میں
ملک آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں وہ انسان ہوں میں

آج کس دھوم سے خدام سخن آتے ہیں | مسندیں فکر کی محفل میں بچھا جاتی ہیں

تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبرائی ہین
گاؤ تکیہ کرہ ارض کا او ڈھو لائے ہین

جشن کا روز ہی جو مثنی کے شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتے ہین بلاغت کے تماشے کتنے
سر کرینگے غنچہ خورشید سے نکتے کتنے
عالم نور مین جھوٹ آگئی ہین شوخ شعر کتنے
عقدے پر وین کے لکھے ہین نئے معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہی آج
دست پرنور عطارد مین قلمدان ہی آج

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہی
بال پرواز پری جیسکیو نمین اوڑتا ہی
موج ہی جس سے خجل غرق عرق دریا ہی
آہوے شوخ ہی کیا کبک خرامان کیا ہی

کوئی شاخ آہوے وحشی جلوہ گر یہین تو نہین
کوئی سرخاب کا پر کبک دری مین تو نہین

رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہی
برگ گل چاند کو ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہی
غنچے کو دیکھیے تو صبح کا بھرتا دم ہی
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہی

ہر شجر شمع تجلی ہی لگن تھالے ہین
نام ظلمت نہین لالے کے یہان لالے ہین

سطر سنبل گل تر حرف ہی غنچہ نقطا
طوطی رواں الامرے خامے کا سان شعرا
کاغذ مشق ہی اک سیہ چمن کا تختا
کون سے آج مین لکھتا ہون سراپا کسکا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہارِ احدیت کہیے

گیسوے حورِ قلم ہوکے بنے خامۂ مو
کہو رضوان سے کہ لادے مجھے شاخ شبو
کہ ہون آراستہ تصویر سخن کے گیسو
کہ شبِ فکر مین ہو نکہتِ مشکین ہرسو

منشیِ دفترِ اعلےٰ کا کرم کافی ہے
مشق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہے

روشنائی کی یہ ترکیب ہو شمع بیدود
گوند ہو شجرۂ طوبیٰ کا بقدرِ مقصود
جسکی ترکیب کو جبریل امین ہان ہین موجود
پانی لین چشمۂ کوثر سے مگر بہرِ درود

صورتِ دیدۂ موسیٰ ہو پر انوار کھرل
شمع سے طورِ معلے کے اڑائین کاجل

رنگ شنجرف کا ہو اب کوئی سامان کیجے
شفق کو سا لاکر آبِ انار و مرجان کیجے
لالۂ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجے
لعل کے واسطے تسخیر بدخشان کیجے

وقت ہو یہ ہمی انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہو مرا شبخون کا

اور کاغذ کا تو ہمنے عجب انداز کیا
کھینچی تصویر اوسے جلوہ گہ ناز کیا
پردۂ چشم کو قرطاسِ خدا ساز کیا
چوم لون ہاتھ مین اپنے عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھچا نقشا ہے

خاک سے انگارہ کو کیا دستِ یدِ بیضا ہو

کیوں نہ سو جان سے ہو گلزارِ ارم شیدا
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی

محو نیرنگیٔ تصویر سراپا سے نبی
تھی یہی شکلِ مقدس کہ ازل میں کھینچی

نازشِ خامۂ قدرت نے کہا واہ سری
بول اٹھا عارضِ پُر نور کہ اللہ رے ہیں

کیسی تصویر کہ ہے صبحِ بہارِ امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشاں

کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پردازِ جہاں
کیسی تصویر کہ ہے کلکِ مصور نازاں

کیسی تصویر کہ سب صلِّ علیٰ کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جلّ و علا کہتے ہیں

کیسی تصویر ہے کھینچی ہے نقاشِ ازل
تیری صورت کے لئے معنیٔ ما قلّ و دلّ

خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں ہے تو افضل
انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہیں سبھی
تو ہے شمسیہ تصویریں تری سب ہیں قطبی

تو ہے داؤد نغم تو ہے سلیمان خاتم
خلعتِ خاصِ خلیل و برکاتِ آدم

فکرِ یحییٰ ہے تو ذکرِ زکریا ہر دم
شکرِ یعقوب ہے و صبرِ دلِ ایوب بہم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل — آدم و نوح کے بخشش تجھے اوصاف جمیل

خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمعیل — اور یدا اسکے بھی اے سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کا اوجالا کر دو — طالع خفتہ کو تم چشم زلیخا کر دے

مثل مردے کے پڑا ہون مجھے زندہ کر دو — دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کون جھانکا کرون کنعان کو تو سودا ہے مجھے — طور پہ جاؤن تو ناحق کا بھٹکنا ہے مجھے

ضبط ہو گر سر اعجاز مسیحا ہے مجھے — سچ تو یہ ہے کہ ترے گھر نے کمی کیا ہے مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہے بس حق کی قسم یہ تصویر — ہے دل و جان رسل فخر امم یہ تصویر

بس کہ آئینۂ وحدت مین ہے ضم یہ تصویر — عالم نور ہے سر تا بقدم یہ تصویر

سایہ زیبا ہی نہ تھا آپ کے قامت کے لیے

روشنائی تھی یہی مہر نبوت کے لیے

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے — سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے

اوسکے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہے
سچ ہے محبوب جو لاثانی ہے وہ یکتا ہے

لاکھ عاشق ہون مگر لطف وہ محبوب نہین
ظل حق ہو تو بجز ظل نبی خوب نہین

قد کے یہ صاف رکھو یاد نہ بھولو یخدا
آب آئینہ باطن سے وضو کرکے ذرا
سجدہ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
انی وجہت کرو نیت صادق سے ادا

اوٹھ کھڑے ہوئیے تعظیم دم طاعت کو
یہی تکبیر ہے عشاق کی قد قامت کو

عرش پر کرسی بچھاتی ہے مرا او ہے سا
ای فلک فکر باندازہ ہمت ہے بجا
اب یہان آمد مضمون ہے کہ وحی یوحیٰ
تو وہ طوبیٰ ہے وہ ہے قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا مین رہے
سایہ طوبیٰ کا ترے عالم بالا مین ہے

راستی جو ہے آئینہ ایمان ہے دلا
دیکھے دو نون الف وسکو تو کھلا یہ نکتا
کہہ یہ ایمان ہے کہ وہ قد ہے الف ایمان کا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر تیان ہے حدوث و قدم اول کا عجب
دو سرا او دمی امین مین ہے شمع سر طور

سر اقدس ہے حباب لب دریای قدم
سینہ احمد کا ہے و اما احد منضم
درة التاج ہے اس بحر کا یہ قطرہ نم
دون حدوث اور قدم آکے ہوئے ہین باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

لیے جاتے گناہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہیں کب وہ شمار آئے نظر

بخشش حق ہو نہ ہم پر متوجہ کیونکر
زلف مشکیں کو دکھا کر جو کہیں منہ پہ

ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہو فرق ہمایوں پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر قبال قسم شہپر نہیں کھولے ہو ہما
نہیں سرکار سلطان حبش کی حاشا

کشور کاکل پر پیچ و خم سرور ہو
نہ ختن ہی نہ خطا ہی نہ یہ عنبر سر ہو

خوشنویس ازلی کا ہو وہ چیز و قلم
اہل ایمان کو لیے موے سر شاہ امم

کہ ہر اک حرف ہوا اوسکا سند مستحکم
خط گلزار میں ہو سر خط گلزار ارم

کوچۂ خلد نظر آنے لگا دنیا میں
خوب فرد سیہ لکھا ہے خط طغرا میں

رخ پر نور کا ہو کاکل شبگوں سے ظہور
سنبلے میں ہے عیاں جلوۂ ماہ پر نور

دیکھلو امن موے سر کے تلے شعلۂ طور
ابر رحمت میں ہے خورشید قیامت مستور

شب معراج میں ہے شمع تجلی روشن

لیلۃ القدر مین ہی نور الٰہی روشن

وصفِ پیشانی مین ہاتھ ہی قلم سر بہ زمین
مصحفِ گل ہی پہ نسخ خاتمۂ نسخۂ دین
لوحِ بسم اللہ ابرو ہی ہے کہیے بہ یقین
سورۂ فاتحۂ مصحفِ گل ہی وہ جبین

گلشنِ عالم تشنہ یہ رخ زیبا ہی
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچہ ہی

ہین وہ ابروے سیہ زیب جبین انور
نقشہ ابرو کا دکھاتے جو عطارد لکھ کر
طاق یا خانۂ خورشید کو آتے ہین نظر
مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب مین بھی جو وہ زہرہ سی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعانکی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلو سے پیشانیِ انور ابرو
آبروے دم خنجر ہین مقرر ابرو
ہین اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
سچ ہی دریاے شجاعت ہین سطر سر ابرو

مہ کامل مین مہ نو کی یہ تصویرین ہین
یا کھنچی معرکۂ بدر مین شمشیرین ہین

ایک رگ مخفی ہی ما بین دو ابروے سیاہ
طرفہ تشبیہ پہ پہونچی ہی سخندانکی نگاہ
کہ نظر آتی ہی وقت غضب شاہنشاہ
الف اسم چھپائے ہوے ہی بسم اللہ

لفظ و معنی مین عجب ابرو سے طاق ہو کر
الفِ طاق چھپایا تو عدد طاق ہو کر

ہو زمیں کعبۂ ابرو کی پڑی مردمِ تیر — رخ کے میداں میں ہر اک ذرہ ہو شمس تبریز

گوشۂ بینی کو بھی دیکھ کے سب کہتے ہیں
قطب صاحبِ انفاس بیاں کرتے ہیں

بینیِ اقدس شاہنشہ عالی منظر — آب آئینۂ رخسار کے موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمالین اختر — یوسف حسن کی معراج ہو یا پیش نظر

صفحۂ خد مبارک پہ الف بینی ہو
دیکھنا عارضِ انور کا خدا بینی ہو

صورت چشمۂ کوثر ہو لب جان پرور — نخل بادام وہ بینی ہو جو لب کوثر پر
شاخ اوس نخل کی ابروے جناب اطہر — اور اوس شاخ میں عینین مبارک ہیں ثمر

دل عارف اوسی کے سائے میں دم لیتا ہو
نور ایماں اسی سائے کے قدم لیتا ہو

چشمۂ مہر سے ہر سحر میں اب رونق ہو — صفحۂ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہو
وصف رخسار ادا کر سکا مجھ پر حق ہو — رنگ رخسار سحر سامنے جس کے فق ہو

مطلع صبح بیاضی ہو کہ نورانی ہو
حسن مطلع پہ مگر فرد ہو لاثانی ہو

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو — شمع کے بھی دھوئیں اڑ جائیں جو کچھ دعویٰ ہو
شامت آجائے جو خورشید کو یہ دعویٰ ہو — صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

مشعر بر پا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکلتا کیا ہے

سامنے شمع نور کے اندھیرا کیا ہے
اُنکی تشبیہ مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بچا ہی نہ رہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ رہی

لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے
آبحیوان نکلا خضر نے گو چھینٹے دیا

دنگ دم دیتی رہے گرچہ مسیحا بھی مجھے
اب فقط رنگ ہی خورشید کے جھوٹی شو ہے

کہون یاقوت تو وہ باتین بیان پاتین نہین
لعل سمجھون اوسکو آنکھین مری پتھرائین نہین

فکر صفت دندان مین کٹا سارا دن
جسکی تشبیہ نہوا اوسکی صفت کیا ممکن

رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہین دشمن لیکن

غور سے دیکھیے تو شیشہ کے یہ چھلکے ہین
یا لب ساغر افلاک کے تبخالے ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر
پانی پانی مین ہوا جوش مروت سے مگر

آیا دہن مین لیے گرد یتیمی گوہر
معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون دلبر

کہ درین قطرہ سائل نم لا تنہر نیست

در پے تشنۂ تبسم آیۂ لا تقہر نیست

اک تبسم ہی کلید در جنت ہی بیان
نامۂ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان

ہو نہ غفار سکے وندانۂ تشدید بیان
نقطۂ اللہ سر نامہ ہی سلک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہی بسطر زرد نگاہ
ہی لفافے پہ چہاپ پشت لب انشاء اللہ

آہ دندان کیسے اسرار دہن کسنے بیان
پہونچے ہین جسکو گہر کے جگر تنگ دندان

ملگیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
درج یاقوت مین ہی آتش حسرت کا دہوان

رنگ غنچہ کا اڑا گل کی تعلی چہوٹی
منہ پہ پستہ کے ہوائی پہ ہوائی چہوٹی

کوئی کہتا ہی کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے

کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ شہرہ اوسکا لقب تازہ کیا
حق تعالے نے اوسی صاحب آوازہ کیا

غنچے نے پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون
مین شگافت قلم صنع اوسے کیون نکہون

گفتگو سے مین ہی بولی مری طبع موزون
جس سے ظاہر ہوا شعر [illegible]

شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا مگر ہمنے معمّا سمجھا

ریش مرسل کو نبوت کا رسالا کہیے
کشش خط اللہ شکستہ دل اعدا کہیے
سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے

اسکی ہر و دار بیسے اللہ نے بخشا ہمکو
ہو شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

رخ پر نور ہی قرآن کا پہلا نسخا
ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
مشکل از بسکہ تھا مضمون نہیں کا کھلتا
اسلیے حاشیہ لکھا ہو خط رنگین کا

رخ جو ایمان ہی تو اک جز وہی یہ ایمان کا
ہی نیا حاشیہ یہ سنہرے قرآن کا

نکہ پاک الف صاد ہی چشم زیبا
لام گیسو ہین سر مو نہین کچھ فرق بھلا
چہرے پہ ہی خط گلزار سے یعنی لکھا
کہ وہی اصل ہی پیے خلقت دین و دنیا

جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجیے
دیکھیں تضمینیں بہت اک نئی تضمین کیجیے

پردۂ کعبہ ہی گیسوے حبیب یزدان
اور محراب حرم کا ہی وہ ابروے کمان
اوسمین پاکیزہ مصلا ہی نگہ کا دامان
مردم چشم ہی بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیر رخسار مبارک وہ خط ریش لطیف
رحل ہی جسپہ کھلا رکھا ہی قرآن شریف

نو لگا ہے یہی روشنی طبع والا
شمع کافوری گردن کا دکھا تو جلوا

نہین پروا انکی باقی ہو گر فرش کبریا
پر یہاں جلتے ہین جبریل کے اندیشہ کا

سرفرازی اسی گردن کو بہت شایاں ہے
آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
جس سے ڈوبی عرق شرم مین ہے شمع طور

کسی محفل کی صراحی کا یہاں کیا مذکور
بزم تنزیہ کی کہیے اوسے سرجوش سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین آئے
خلد مین شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

بال گردن پہ جھکا دو تو ہوا یہ روشن
کہ شب فکر مین افروختہ ہے شمع سخن

ہی تجھے کسلیے ای خامۂ ایجاد الجھن
انتخابی ہین سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بردی
تا کہ مسودۂ گیسو بہ بیاض آوردی

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
خامشی مہر دہن اور سخن ہی ششدر

مہر کی پشت پہ نقروں پہ حق نے لکھکر
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسپر

ہوسکے پھر بھی جو سیہ دل شقی گمراہ
ختم اللہ علی قلوبہم ابدا

مہر اوسکے جو عیاں ہو سے حرف تمام
کلمہ اوس سے نمایاں تھا نہین اسمین کلام

سرپشت پدر شرعی مقبول دین اسلام
ایکہی مہر شہادت مین لکھی ہین دو نام

نئے انداز کی یہ مُہر ہوئی عالم گیر
ایک سکّے مین کھُدا نام شہنشاہ و وزیر

دستِ رنگین کی صفت بارِ خدایا کیا ہو
شاخ مین کلیان جو کہون شاخِ گلِ رعنا ہو
طوطیِ ناطقہ اس باغ مین چپ رہتا ہو
بلبلِ طبع کو غنچے کیطرح سکتا ہو

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہین
دستِ گلچین کو بیان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہوئے ہو رنگ ہے مانی کا فق
قلم انگشتِ تحیّر ہے کفِ افسوس ورق
کلکِ مدّاح نے جب صفحے کو بخشی رونق
سینۂ کلکِ عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کے سب اکجا ہو کر
میرے ہاتھون پہ تصدق ہوئے بکھرا ہو کر

بند دست آپکا ہے یا کوئی مخمسے کا بند
طبعِ اوستادِ ازل بھی ہے عجب نازک‌پسند
انگلی ہر ایک ہے وہ مصرعِ موزون بلند
انگلی رکھ سکتے نہین جسپہ کہین دانشمند

مجھکو فخر صفتِ پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

گو کفِ دستِ منور کو مین کہتا ہون ماہ
غور کیجے تو یہ تشبیہ نہین خاطر خواہ
مہرِ انور ہے ہتھیلی ہے تو ناخن شاہ
دونون جسوقت مقابل ہون ہو اللہ اللہ

ہمنے یہ معجزۂ عقدِ انامل دیکھا

اک گھڑی مین مہِ نو کو مہِ کامل دیکھا

کون لکھے صفتِ سینۂ صافِ شہِ دو
اور کہتے ہین فرشتے بھی حیران ہوکر
دست بر سینہ ہین حسرت سے یہان جن و بشر
لوح محفوظ ہو یا عرش خدا پیش نظر

صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہے
صورتِ علم لدنی کا یہ آئینہ ہے

صاف ہو مہر نبی کا بر سیمین شفاف
ہان مگر سینے سے ہے اک خطِ مشکین تا ناف
جیسے نقطہ سے حروف اک صدر
جسکو کہتا ہے سخنور کشش کر کاف

صدر پر نور کے شق ہونیکی تمثال ہے یہ
عقل کہتی ہے وہ آئینہ ہے اور بال ہے یہ

مخزنِ گوہر اسرار شب اسری ہے
جو کہ لبریز لطافت ہے یہ وہ چشمہ ہے
شرح صدرِ شہِ عالی کا یہ اک نکتہ ہے
جسمین مواج لطائف ہین یہ وہ دریا ہے

خط نہین سینے مین شاہنشہ بحر و بر کے
عنبرین موج ہے یہ بحر مین گویا بر کے

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہے بال جبرئیل
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
اور احیاے مضامین مین ہے فکر اسرافیل
ہوگیا معدوم لفظِ عدم لفظِ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کاف کمر ڈھونڈھا ہے
کمرین دیکھی ہین پر ایسی کمر عنقا ہے

شیخ اچھا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
تا کمر غرق عرق ہو گئے سب اہل غرور

اوسکے اوصاف ہین مشہور میان جمہور
سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور

سنکے اوصاف شجاعان عرب گھبراتین
چھپتے میدان مین جو آئین تو ہرن ہو جائین

لا خط نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتا
واہ کیا کمر و نسبیہ خط نسخ کھنچا

لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صل علا
کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے مستثنا بھی
یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سے بچا الا بھی

سر عالم ہی فدائے قدم پاک نبی
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی بنی

وصف مین جسکے سخندانونکا گھٹتا جی
نہین چلتا ہی لگی پاے قلم مین مہندی

سر جھکائے ہوے ادبا کے سخنگو بیٹھین
فکر عالی کے فرشتے بھی دو زانو بیٹھین

دیکھیے کیا اوسے شمشاد چمن سر کو ہلا
سرو جنت سے نکل آئین پئے استقبال

چمنستان ارم اوسکے قدم سے ہو نہال
کہوے سبزہ کہ بچھے شوق سے کیجے پامال

مثل بلبل کے سر راہ بچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شور ہی عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک پہ ہی نقش قدم والا کا

ساق ہی نخلِ تمنا ملا ہے اعلے اُسکا
خاک پا غازہ ہی حورونکے رخِ زیبا کا

رکھدیا آپ نے جس فرش پہ دو بار قدم
بڑھگیا پایہ مین وہ عرش سے بھی چار قدم

بزم مین تذکرہ پای حنائی گر سن پاے
شمع گو رشک سے جلجاے مگر سر نہ اُٹھاے
ناخنِ پا جو ذرا عقدہ کشائی پہ آے
گرہ ابروے خوبانکی حقیقت کھلجاے

ماہِ نو گر کہین ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشمِ فلک مین خلشِ تازہ کرے

تو مبارک ہو قدمبوسیِ حضرتِ محسن
کسکو ہوتی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہین باقی ہی کچھ خواہشِ جنت محسن
آرزو واثقی ہی یہی روزِ قیامت محسن

سر کے بل جاؤن جو نقشِ قدمِ سرور پر
سارے محشر کی زمین رکھ لون اُٹھا کر سر پر

ہی یہ امید کہ جب گرم ہو بازارِ شہود
یون کہے بادشہِ بارگہِ عالمِ نور
بوسہ پا کا ہمین تم دو عوضِ حور و قصور
مین کہون واہ مجھے یہ نہین ہرگز منظور

سفت حاضر ہی مگر اسکی یہ تدبیر نہین
کھوٹے دامون بکے یوسف کی یہ تصویر نہین

مخمس نعتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ
ابیات نعت سنہ ۱۲۸۳ ہجری

تاریخ مخمس از مصنف مخمس
مخمس نعتیہ سنہ ۱۲۸۵ ہجری

غزل تشبیب

میں بسم اللہ آزادی ہوں سر تاج ہوں مد کا الف وارستگی کا ہے نقشہ ہوں مری قد کا
مجرد تختہ اول ہوں میرے مشق تجرید کا نشانا لوح دل پے نقش ناموس ابجد کا
دبستان محبت میں سبق تھا مجھ کو ابجد کا

یہ کس کو بیٹھا مارا ہے اوسنی تیر مژگان سے کہ آیا جوش میں طوفان خجلت آب پیکان سے
پریشانی عیاں ہے سنبل گیسوئے لف جانان سے الٰہی کس کے غم میں نکلے آنسو چشم گریان سے
کہ عطر فتنہ میں ڈوبا ہے رومال اوس سہی قد کا

مگر بعد حسن اتنا تک تھی سلسلی مشتاقی گیا دو دو ایت بند و قسم کیبون ہے اتنی ناچاقی

ڈھونڈی گر میان کمر کچھ تو انصاف کر ساقی | کہاں ہے آتش یاقوت لب میں وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار میں مجلس نشیں ہو بیٹھے قاتل میں | کوئی کہدے تو کچھ کو کیوں پسپا رکھا ہے مشکل میں
یہی تقصیر سے ایسی تو ہو میری جگہ دل میں | گنا ہے بٹھالے مجھکو ظالم اپنی محفل میں
گناہ شوق بیجا سے جو میں ہوں مستحق حد کا

قیامت کے لکھے قلم کر اپنے دونوں ہاتھ خنجر سے | سراپا اوسکا تو کھینچیگا سر توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہو کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کو شہپر سے | بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے
کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحہ تصویر دل کا آئینہ تو نے | مگر جلوے نہ دیکھے اوس میں عکس رخ تاباں کے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کر کے | بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے
کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا سمجھا مٹینگے نقش فنا ہو کر | کمند اے ترک سمجھا ہیگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھائیگی او ستمگر چلہ کس ہو کر | اوڑینگے چٹکیوں میں تیر ترکش سے جدا ہو کر
ہمارے بعد ہو اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانیں خلق کی میری سنبھالے کب سنبھلتی ہیں | کلیجے پر برابر برچھیاں طنز کی چلتی ہیں
نئی عادت تری ڈالی کہ باتیں سبکو کھلتی ہیں | چھپو تم مجھ سے کیوں ہنستے ہیں شیاطین نکلتی ہیں
تمہارے سینے سے میں عالم ہو ذوالقرنین کی سد کا

ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بشیاک | یہ سب باتین ہین لیکن ہر دہن مین گفتگو شایاں

کرین کیا ہمکو حق نے منھ نہین بخشا خوشامد کا

سخندان سب ہوئے ان ہمچو من تو یہ از خفی سمجھین | ثنا مین جب بہ فہم ہستی کی حال ہستی سمجھین

سمجھ حق نے جنھین دی ہو معما یہ وہی سمجھین | محل گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین

مگر صنف دہان تنگ اشارہ ہو ندارد کا

دہن کے مدعی ہین ہیچ جو صہبا سے نادانی | چلے تر گیا یہ نشہ آپ کھینچین گے پشیمانی

نہین اتنا سمجھتے بیک شان بزم حیرانی | دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہوگئے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکی پرتو سے ہو دل آئینہ معنی | ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینہ معنی

مرصع دست کاتب مین پڑے جو تیغۂ معنی | ملا ہو لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہو کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف جا جا زرف انبوہ قدسی کو | چراغان کے عوض چمکا کے انوار تجلی کو

بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک باری کو | بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکے دبستان مین | سلامت نوح جسکی جوشش الفت سے طوفان مین

گدا ادریس جسکو چہ چاک گریبان مین | قدم آنے سے جسکے سد شہرستان امکان مین

ہوا ہو یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھاؤ آنکھیں جسکے خواب مین اپنیکو ہو شیدا
حمایت پر ہے جسکی امت مرحوم کو تکیا

کیا ہے حشر دامان شفاعت پردہ عصیان کا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہے زیبایش حقیقت کی
وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینت مخفی

وہ ہے رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی

جو آہے سرمۂ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم

صفا پایا ہے اوس سے جوہر آئینۂ عالم
جلا ہے کن فکان وشنگر آئینۂ عالم

سعادت ہے شرف ہے نیر نور مجرد کا

گرادی قیمت جام شراب پرتگال اونسے
نکالا اپنے دستونکے لیے گدریسو لال اونسے

چھڑا کی ساغر افلاس سے گرد ملال اونسے
مے انگوری الفقر فخری کی حلال اونسے

لڑا ہے جام جم سے سنگ مقصود اوسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اونکے توسل سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے

نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
سر سجادہ پر فخر اوسکو دیہیم توکل سے

حریم نازنین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

چمک میں شمع انکی ہیں خورشید سے افضل
شبیہ مصطفی ہو کیون نہ ہو مخلوق سے اکمل

یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اول
کہے ہے حیرت دوران کی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگِ عارض اوس نورِ مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کے لیے ہے مظہر کامل
مگر فی الحال تسکین طلعتِ زیبا سے ہے حاصل

خفیفہ سے قیامت تک نہیں آزار یارِ دل
کھنچی ہے رحمتِ یزداں کی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگِ عارض اوس نورِ مجرد کا

نہیں کچھ کام عین عام رحمت کے تغافل سے
خصوصیت کی صاد آنکھیں ہیں گر دیکھو تامل سے

نہ دیکھیں کیوں گنہگار انکو وہ چشم تفضل سے
تہ تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دنیا میں رکھتے ہیں ہم گرچہ عاصی ہیں
ہمیں بہرِ جنت کھڑکیاں انکی ہوتی ہیں

بھلا اونکو جو محبوب ہیں طلعت پر جو ناری ہیں
تصور کرنے والے آپکے بے شبہہ ناجی ہیں

بھروسا ہے ہمیں اللہ کے قولِ موکد کا

بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہِ طور تک پہنچے
بڑا اونچا کیا عیسیٰ نے کھینچے چرخ پر چلے

نشانے دونوں تھے اوسکے نشانے سے کہیں نیچے
ہدف ہو ہو گیا نور کماندار نبوت سے

مقامِ قاب قوسین او ادنیٰ تیر مقصد کا

ہدف ویسا مقابل شستِ ناوک کی اگر پائے
کمان کھینچے کماندار آپ کھنچکر تا ہدف جائے

تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے
کشش جب قادر اندازِ ازل کی زور دکھلائے

کمان چاہئے چلہ کیوں نہ اوترے میم احمد کا

مدینے کی طرف جائیں کہ ہم کعبے کا لیں رستا
نظر آتا ہے ان دونوں گھروں میں ایک ہی جلوا

کہاں اب یہ بھید پیسائی سمجھئے کچھ نہیں پتا
احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو جدا
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مفرد کا

احد احمد میں آیا ایک ان دونوں کا مضمون مطابق ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل یہ دعویٰ صادق ہے
ہر اک انمیں ہے معشوق ہر اک انمیں عاشق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نص ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیۂ بسم مشدد کا

نبی یوں تو سب ہیں آئے لیکن سب سے ہیں برتر
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
یہ برہان ہے تو سمجھے ہے کافی اے خرد پرور
بلا نون نبوت سبکو میم کم کھونے پر
یہاں گھٹ جاتے ہیں پایے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب حضرت سے
ہوئے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوئے رتبے میں افزوں قاب قلت کا ف کثرت سے
معما پا گئی چشم تامل صاد سے صمد کا

جو پہونچا صحن جبرئیل ہو کر تجلی گاہ یزدانیمین
سراپا دونوں عالم غرق ہیں یاد میں بحر عرفانیمین
پھر کر سب قاب قوسین کے گوہر مقصود دامانمین
چڑھا قاف قدم تک اوسکے اوترا کان امکانمین
ہے شور اوس قلزم گوہر نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپنے تلوار کا جب کاٹ کھلایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
ستارون نے خود اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اوسکے جدا ہونے کی ہمائی جب کسی سر مین
مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین

پھر اچھا اوس سے آیا گردشِ قسمت کے چکر مین
اوتارا اوسکا سر پا کے ٹھوکر دو پہرو غم پیمبر مین

ہوا چاک اوس سے گر پشتہ ہو کر قلب حیدر کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت
عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت

یہانتک پھیلی اوسکے گلشنِ اخلاق کی نکہت
عداوت ہو گئی تاثیرِ خلقِ عام سے الفت

سبب ہے شعلۂ سیل آبِ شمشیر مہند کا

شرارے برق کا طرف سے ہون وہی دانۂ خرمن
پڑے پانی تو حق آتش سے ہو زمین ہر روشن

اگر ہے بادِ صرصر شمعِ سحر کو پھونک کر روشن
عجب کیا ہے کہ خوب آب زمین سے تری ہر جاگن

نہ پھوڑے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آب زمرد کا

عداوت سے کہ ظلم آل محبت نقش ہر دل ہے
جو قاتل تھا وہ عیسیٰ جو ظالم تھا وہ عادل ہے

کہ یان ان سب وہ پیدا ہوئے وہی بہر تجھی آل ہے
نہیں حسین سے کچھ قابل گر کھو نہین آسودہ وصل ہے

بیان ہے یہ لب تشدید ہر حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھ کر ہو کیا کیسے نبی اسکو
فضیلت فخر و فردِ انبیا پر حق نے دی اوسکو

خدا کا فضل ہو زنا فزون جسپر کیا کمی اسکو
وصالِ حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اسکو

یہان ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جب عقدِ روح و قالب کی جدائی کا
جگر شق ہو گئی ہنگامۂ محشر ہوا برپا

زمین تھا آسمان عز و تمکین پیکر والا
پڑا لرزہ زمین مین جسمِ اطہر جب اوسے سونپا

سکون کیواسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہے سو غروب مہر انور سے — اڑھائی آسمانوں نیلگون چادر اسی غم نے
عزیز مصر مکہ تھے مہ کنعان یثربی سے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے

کرے ہے چشم یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کی ہیں دل پانی — قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جای حیرانی
ہے یہ فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی — صریر خامہ ہے اس غم میں ہے گرم مرثیہ خوانی

قلم کو بیگمان بانٹے علے اللہ کے ید کا

کھچا سطح زمیں پر جیسے خط روضہ انور — شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب طوف حج پاتے ہیں قدسی گرد پھر پھر کر — شب و روز آسمان پھرتے ہیں باہان اسکو ضبط کر

کہ ہے نو دائرون میں ایک مرکز کاف گنبد کا

نہیں ہے سچ قمر یہ بقعہ ہے انوار مسجد کا — برابر ہاتھ پن فیضان ہے نور مجرد کا
عجب تا لم گلشن ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا — بیان ہو کس سے شان روضہ پر نور احمد کا

کہ جیسے اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

مطلع ثانی

کرون جو صف بنا یا صف رفعت اسکی مشہد کا — فلک کہنا سبب یہ ہے تا ہے کسر شان گنبد کا
نہیں کرسی نشین قبہ جو سمجھوں عرش امجد کا — لکھوں اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا

یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

پھر عمر کا دعوی صداقت کو کہاں پہنچا — تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہنچا

نہ تا قندیل پُر نور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبار آتا غبار آستان پہونچا

اثر پیدا ہوا آخر زحل سے طالع بد کا

تنزل ہے محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے
یہ دعوی ہے بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرہ آتش کا کیون رہگیا تجھ کو یہ حیرت ہے

کہ سر سے فلک کیون شعلہ ہے قندیل گنبد کا

کہو نکلے نہ کیسے طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازو مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
مناجاتی کا آنسو ڈھلکر اوسکے آستانے سے

ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہانکی گرد ہے کحل الجواہر اسکو نہ دھو دے
نہ پائینگے اگر قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہے جبھی کیا حاصل اتنی خاک اوڑا کر
فلک اب کوکب مدار کی جھاڑو اوٹھا کر

ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضہ افزون فلک سے ہے کہین افضل
ہوا ہے روزن دیوار چشم جوہر اول
غبار روضے سے ہے آئینہ خورشید کو صیقل
جبین عرش پر زیور ہے خاک آستان صندل

ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلند ایسی وہان یہ روضہ رفعت نشان پہونچا
جہان اوڑ کر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا

کہانتک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

بالا گروان ملک ہین عالم ارواح کو عرش ہے
فلک پہ شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے
زمین پہ چاندنی یا سایۂ قصر پری وش ہے
عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہے یا کلس رکھا ہو چھوٹا سا سا مرقد کا

ترے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
پناہ پست و بالا امن کون و مکان کہیے
عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے
کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہے کعبۂ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ہر دم مین جو پاتے ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہین
وہ کسب سعادت سر پہ اپنے رکھ کے لاتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کہپا ہے بیت مین آورد و آمد کا

صفات وسعت و بالا کو بہت جو کر بیان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے
بلند ایسے بندھین مضمون یہین کہ آسمان کہیے
ہر ایک پایہ بین کو تختۂ سروستان کہیے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

مطلع
قیامت مین ہے کیا دھوکا سواد دفتر بد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا
نظر مین نور ہے تیرے بیاض صفحۂ خد کا
تصور مین ترے جنت ہے گوشہ اپنے مرقد کا
کہ تھا لا سیری چشم تر کا ہو طوبیٰ ترے قد کا

مطلع
کہین شمس و قمر سے بڑھ کے جلوہ ہے ترے خد کا
دو عالم مین ہے پھیلا نور تیری ذات احمد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
محمد مصطفیٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تری قد کا

مبارک نافۂ مشکین ختن مین نافہ آہو کو | گلستان سے کہدو کہ چہوڑے اپنی سرو دلجو کو
نہ یہ موزون نہ پہونچے اوسکی رنگت عنبرین مو کو | سواد بت تشبیہ کیسے تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہر بوٹا ترے قد کا

دو چار انکھین ہین جبتک دو عالم سے لگا رکھو | دوبینی سے دو روزہ زیست مین وہی تماشا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو مین طوبیٰ ہو | میسر ایک جلوے مین مجھے لطف دوبالا ہو

کرو نہین دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھون کیا مدحت مطالب جانبخش حضرت مین | کہ ہے وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین | بیاضی مطلع عارض تھی دیوان وحدت مین

نکیلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سبکو ہدایت ہو | مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
نہ ہو حکمت کہ آئے راہ پر گم گشتہ تھے جو جو | بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھکو

ہوا خضر سر راہ عدم سایہ تری قد کا

دوئی سے کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو | بنایا نور یکتائی سے پتلا پاک حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو | نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

جو روشن بزم وحدت مین ہوا اکتا تری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہے ابرو کی آیت مین | خلاصہ سورۂ والشمس کا ہے تیری صورت مین

تری باتین شریعت مین تری جلوہ طریقت مین ۔ کلام ناطق آیات قرآن حقیقت مین
سراپا معنی تحقیق ہی جملہ ترے قد کا

نہین کچہ تجہ سے باہر ایک بہی قدرت کی نیرنگی ۔ تجلی و جہانکی تونے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سی ہی تری تقدیر ای محبوب حق بنکی ۔ خدانے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا اوسمین قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا ۔ تھا آسان لیکن کہینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کہچا خاکا ۔ مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسیٰ
تب آراستہ نقشہ کلک قدرت نے ترے قد کا

ادا کرنا بہت دشوار ہی میرا چلن محسن ۔ ٹھہر سکتے نہین آگے مرے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہون دم بھر مین سارا بانکپن محسن ۔ مقابل مجھ سے ہو کیا مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہی مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

اسیر وسکا مقولہ ہی کہ جو اس راہ پر آئے ۔ جھکائے وہ سر تسلیم پہلے پاؤن پر میرے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی شاگردی مین لینے ۔ ذرا سے تنگ سے ان قلم مین نقطہ و خط سے
بڑے اوستاد نے مجھکو سکھایا ہے پھری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ غم سی اس قلمرو مین ۔ قلم جاری ہی احمد کے کرم سے اس قلمرو مین
حسد کے کمان جائیگا ہم سی اس قلمرو مین ۔ سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو مین
کہ یہ دارالحکومت ہی مظفر کا موید کا

زبان تیغ کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے — ولایت میں جو چین کی ہیں صاف اس تیغ صفاہانے
گرے کٹ کٹ کے دست فکر سے تیغوں کے پیمانے — کیا شیراز کو پامال اردوے معلّا نے

گیا مان اصفہان کو بار مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہوں نعت میں اعجاز ہے روشن — سواد ہر رقم ہے دود شمع طور کا مخزن
قطعہ
قلمدان بیت کو جلوہ بستہ طور کا دامن — عصائے موسوی خامہ رقم ہے وادی ایمن

ید بیضا کو داغ رشک ہوتا ہے مرے ید کا

و بیر آسمان سے ہے کہیں میرا بلند اختر — ہر اک صفحہ مرے دیوان میں ہے رشک مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ ہے تجلی پر — پڑا ہے طور کی چوٹی میں ہر حرف زریں ہوکر

لکھا جو شعر وصف روے تابان محمد کا

ہوئے ہیں منتظم ہر چار ارکان سخن مجھ سے — منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہاں میں ہے فروغ نور ایمان سخن مجھ سے — زمین شعر پر نازل ہے قرآن سخن مجھ سے

کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبرجد کا

فلک کب ہم عنان توسن طبع رواں پہنچا — فرشتوں کی جہاں چلتے ہیں اکثر وہاں پہنچا
پھرے ایسے ترا اترا تا فضائے لامکاں پہنچا — سخن میرے قلم کی نے سواری سے کہاں پہنچا

کہ کالے کوسوں سبزہ رہ گیا چرخ زبرجد کا

مضامین مختلف ہوں فکر عالی کا اشارہ ہے — کہ تخصیص قوافی سے مناسب کنارا ہے
طبیعت باندھ پر آئی ہے دل نے جوش مارا ہے — مری طبع رواں کا پھر ادھر ہی گھاٹ اترا ہے

تماشا دیکھیے بحر سخن کے جزر کا مد کا

مطلع

وجوب و امکان دونوں میں ہے جلوہ تو بجد کا
کہیں مصداق مطلق کا کہیں مظہر مقید کا
وہ اک غنچہ ہے اک گل ہے ترے گلزار مقصد کا
احد کا غیب میں مورد شہادت میں تو احمد کا
ہے مشہود ایک ہی بیشک بہ حیثیتِ دو اشہد کا

ہے اب تشبیب میرا نعت میں موزوں قصیدہ ہو
نہیں آتا ہے مجھ پر حرف گر انصاف سے دیکھو
لکھے مطلع برابر کے جو پائے قافیے دو دو
بجا ہے جو یہی لکھا الٰہ کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو
موخر انبیا سے کیوں نہ خلقِ جسم حضرت ہو
یہ مضموں صاف روشن ہے اگر چشم بصیرت ہو
یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہے اس تاخیر میں گر غور سے دیکھے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہ جاتے
کہ دستِ صنع کر فارغ ہوا مقصود اصلی سے
مقید پھر نہ ہوگا مطلق ایجادِ مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی گرم بازاری
ہوئے انگارے غنچے پھولی شعلوں کو سمن زاری
لگائی تجھ سے لو اے گرمیِ بازارِ طنازی
ترے رشتے سے مثلِ شمع کی آتش سے گلبازی
ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہوں قرأتیں کاتبِ اعمال جو لکھیں
ندیں نیکی ہی کی رہ جائیں باقی سارے دفتر میں

اوٹھیں قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے میرے لیو بیتابیان ہر موج کوثر مین
بلکہ مجھکو ملے رشتے کہ صورت قصر گوہر مین

رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
فرشتے دیکھ کر مجھ کو کہین دیوان محشر مین

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدہ کو جو بیٹھے وصف خنجر مین
عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین

کیے ہین بسکہ اکثر شعر موزون وصف قامت مین
نکلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجود کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو
اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو

بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
ترے دربار مین ہر وقت رہنے کی اجازت ہو

مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

تجھے کو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھون
ظہور شان وحدت کا تجھی کو واسطا سمجھون

حق آئینہ ہو دل پہ صاف اصلی مدعا سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون
تکلف ہے یہ مین جلوہ اسمین تجھی مین سمجھون کیا سمجھون

یہ تشبیہین ہین برعکس ایک فرق حق نما سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیرے ذوق سے بڑھ جائے تر دستی
قلم سے نکلین آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی

شمول اشک شیریں سے دوات اسود جو ہو سکی
الٰہی ہیں چاہے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میرے نامے کی
کوئی تو رنگ لائے روشنائی میرے نامے کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میرے نامے کی
الٰہی ہیں چاہے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

تاریخ خمسہ — تمام شد — تاریخ خمسہ

اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی
وآلہ وصحابہ وازواجہ واصحابہ ابدا
اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی
وآلہ وازواجہ اجمعین

سنہ ۱۲[illegible] ہجری — تمام شد — سنہ ۱۲۶۶ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ

رباعی

جز احمد بے میم نہ عیبے نہ شود
جز احمد با میم نہ بود نہ نمود
از قطرہ چکیدن خوش دانہ ومیان
سر باد و وجود و دہن با درود

امابعد صدف گوش از گہر ریز و دامان نگاہ از چمن مالامال - کہ سواد گیسوے عبارت رسیدہ
ابر سیاہ است چشیدن ست - و صفاے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن - لآلی الفاظ آبدار را
سلک در گرہ بستن ست - و از ہار مضامین تر بہار را رونق بازار ارم شکستن - شاہد بدیع

تمثیل اگر از رنگینی گل نقشے بر دارد بہارش خزان گردد۔ بلندی مصرعهایش جبین سخن را
ابرو ست۔ و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو۔ صبح رخسار الفاظ از بندش نمکین و رشک خنده
و طره کاکل مضمون از گره بندی تضمین مشغول بند۔ و رستی سلسله شوخی از شکست گیسوے
عبارت چیست۔ و شکستن کله گوشه عبارت بہانه شوخی و رست۔ نظر باز معنی از صورت
الفاظ محجوبی و رسد۔ و صورت الفاظ را از صفاے معنی آئینه در نظر۔ پنجه خورشید بزوال حسن انگشت نما
صبح مثالش صادق نیاید۔ و همسر تجیره بسکه حیرت منسوب بپله وزنش سنجیدن نشاید۔
طبیعت مشکل پسند که بتصور نظم پروین سر آسمان میکشید گره بر جبین بست۔ و فکر نازک بست که
بخیال پنجه نگارخان ناخنه بدل میزد پشت دست بزمین۔ ساز مقدس نغمات هند باهنگ حجاز
در طرب است۔ و نگینی الهی علا جلوه فروش شهنشاه عرب۔ و دوایع کبریاے قبول از نغز سینه
رحمت نثار پرواز۔ و نتایج گلهاے درود از چمنستان مکرمت در اهتزاز۔ رباعی

این نظم اعجاز مصطفاے سخن است	پیغمبر اوج کبریاے سخن است
حقا که در مدینه مسلم [illegible]	مداح پیمبر و خداے سخن است

بسلم الله طبع موزونش چون دیباچه نسخه ابجد تاریخ گردید۔ مخمس نعتیه افاتحه طراز و درود
ماثور را خاتمه پرداز گردانید۔ همانا تاریخ اولین از مفتاح الف خامه جاده طرازش قفل حیرت گشود
و ماده دوم از صاد صلی علی که چشم قبول استاد ازل طغراے عنوانش کرده جلوه نمود۔ یا رب
در امان تا قیامت که جزا اشرا عمل کنند نفی افعال ماضی با هر نقطه این نامه مرکز کاف
کرامت۔ و دندانه شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد فقط

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

من و پرِ غفلتی و بیخودی | دشمنِ نفس در کمین بدی
تو مرا زور و حجت و سندی | تو مرا تاب و قوت و مددی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خانه بگذاشتم بر سوائی | نه عصا دارم و نه بینائی
شور فیعتم بشست پیمائی | انت یا سیدی و مولائی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

نه ز دنیا تمتعم نه ز دین | دشمنِ جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین | دشمنان بهر کشتنم بکمین

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من | خویش بیگانه دوست دشمن من
خانه زندان و راه رهزن من | ماندنم مشکل ست و رفتن من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

منم در هجران دره مهجور
عالم بیکسی منزل دور

دل بیمار و خاطر رنجور
شب دیجور و چشم من بی نور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

بسکه بودم حریص فسق و فجور
هست اکنون شفاعت تو ضرور

گشته نا خوش ز من خدای غفور
آمدم بر در تو از ره دور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کار من ابتر است هر نفسی
بیکسم در جهان و نیست کسی

دل پر از درد و سر پر از هوسی
همدمی یا انیس درد رسی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامت من
شو شفیع و مکن ملامت من

هست هر روز من قیامت من
نیست جز بر درت سلامت من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

سوی ملک حجازم آهنگ است
نام هندوستان مرا ننگ است

آستانت هزار فرسنگ ست ‌ ‌ ‌ دیده ام کور و پا ستن لنگ ست

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان ‌ ‌ ‌ چار سوے سواد هندستان
زور ظلم ست و قوت شیطان ‌ ‌ ‌ خوف جان ست و خطرهٔ ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

تشنهٔ خون من جفاکارے ‌ ‌ ‌ دشمنم ظالم ستمگارے
من و در حال خود گرفتارے ‌ ‌ ‌ نه مرا مونسے نه غمخوارے

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کشتیم ته نشین چو دیدهٔ تر ‌ ‌ ‌ گشته ملاح و ناخدا مضطر
بحر پر جوش و جوش پر خطر ‌ ‌ ‌ سر ز سامان گذشت و آب از سر

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من ‌ ‌ ‌ آب چشم گذشت از سر من
راه گم کرد خضر رهبر من ‌ ‌ ‌ نه کسے یار من نه یاور من

یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

زخمم از دل گذشت و دل ز قرار
خار از پاے و پایم از رفتار
رفت ہوشم از سر و سر از دستار
کار از دست و دست من از کار

یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او
غرق شد ناخدائے رہبر او
بحر و ہر لحظہ جوشش دیگر او
من بیدست و پا شناور او

یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم
دیدہ بر نقش پاے یارانم
ذرۂ دشت و گرد میدانم
راہ گم کردہ در بیابانم

یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

ظلمت دہر چون صف مژگان
نور چون چشم سرمگین پنہان
لمن الملک کفر را بزبان
این مناجات بر لب ایمان

یا حبیب الالہ خذ بیدی

ما العجزی سواک مستندی

روح هم از تن جدا و تن زر توان — سینه پر یاس و یاس بے پایان
جان من بر لب و لب بفغان — دل پر از درد و درد بے درمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما العجزی سواک مستندی

ناکسان بے سبب مرا دشمن — همه خود آشنا خدا دشمن
دوستان سنگدل دغا دشمن — جمله محسن کش آشنا دشمن

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما العجزی سواک مستندی

رباعیات نعتیه از مصنف قصیده و تضمین

مولا مرے عقدہ ہائے مشکل وا کر — ہر غنچے کو باغ قطرے کو دریا کر
بد ہوں یا نیک تیری امت میں ہوں — محشر برپا ہے تو مجھے برپا کر

ایضاً

یارب آہ رسا مدینے پہونچے — ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
چھوٹے کا جو رنگ ناتوانی سے اوڑے — گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً

گر در شب هال شکلے و سر من — با تشا بند گره زبال و پر من

دارم گرہے ز مشکل اینست کہ نیست | جز نقد گرہ در گرہ گوہر من

ایضاً

اک شان خدا ہی سید عالیجاہ | ملک قدم وحدوث کا شاہنشاہ
جس پہ کھلی حقیقت اسکی محسن | بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً

سرسبز کن اے سید ابرار مرا | دہ رونق نخل گل بگلزار مرا
چون دانہ ہزار بار بہر کہ زمین | گرچرخ بیفگند تو بردار مرا

ایضاً

یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن | سیگردان ہر زبان من سود من
گر بیسوزی چو شمع رخسار بسوز | ور بیشکنی چو زلف مشکین بشکن

ایضاً

عقدے مشکل کے سر سے مولا وا کر | ثابت قدم منزل استغفار
درماندہ ہون خستہ حال ہون بیکس ہون | سر پہ مرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر

ایضاً

زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم | جان چون گہر سخن بپایت ریزم
در صفحۂ دیدہ و دلم اے محبوبا | بنشین چون نام و چون نگین بخیزم

ایضاً

رنگین تیری ہی بزم اے شہ خوش خو ہی	باقی تو وادوا سی ہی عیان ہر سو ہی
تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سنسان	تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہی

تمام شد

قاعدہ سریان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد و نیز از ہر لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل و تغییر قاعدہ ایجاد بندہ محمد احسن عفی عنہ برادر خرد مصنف قصیدہ

اے خلوتیان پردۂ راز
آئینۂ وحدت وجود ست
ہر قطرہ بساط بحر بردوش
تاج سر بندگی خدائی
خاصان خدا احد نباشند
در گوش رسید بردہ ہوشم
پیش نظرت ظہور گیرد
اعدادش کن چہار چندان
بنیاد عمل بود ازینجا
حاصل شودت احد بلاشک

گوشے کہ صدا چہ پیدہ سازد
رنگین چمن جہان و مافیہ
ہر ذرہ بہار مہر در جوش
آسے ز دل حقیقت آگاہ
لیکن ز خدا جدا نباشند
پیدا شود از نوائے این نے
احمد ز احد احد ز احمد
یک کم کن و ضرب دہ بچارش
یعنے پس طرح ما بقی را
در بہر حصول احمد آنرا
بنویسکہ تو احسن آفرین باد
احسنت نمنے آفرین باد

اعراض جواہر انچہ بود ست
رنگے بود از بہار تنزیہ
در عالم وحدت آشنائی
خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ
اینک سریانی از سروشم
احمد مثل احد ز ہر شے
پس ہر لفظے کہ خواہی ایجان
کن طرح ہشت و بشمارش
در سہ بزن و زیادہ کن یک
زن در احد و احد بیفزا

مثاله

احمد بعد کمی یک باقی ۲۱۱ باقی ۴ حاصل ۱۳	عدده ۵۳ ضرب ثانی در ۴ ضرب در ۳ کہ اعداد واحد اند	ضرب در ۴ حاصل ۸۴۴ حاصل ۱۲	حاصل ۲۱۲ تقسیم بر ہشت یک زیاده

مثال ثانی

احد بعد کمی یک باقی ۵۱ باقی ۴ حاصل ۵۳	عدده ۱۳ ضرب ثانی در ۴ ضرب در ۱۳ کہ اعداد احمد ہستند	ضرب در ۴ حاصل ۲۰۴ حاصل ۵۲	حاصل ۵۲ تقسیم بر ہشت یک زیاده

مثال ثالث

ہادی بعد کمی یک باقی ۷۹ باقی ۴ حاصل ۵۳	عدده ۲۰ ضرب ثانی در ۴ ضرب در ۱۳ کہ اعداد احمد ہستند	ضرب در ۴ حاصل ۳۱۶ حاصل ۵۲	حاصل ۸۰ تقسیم بر ہشت بزیادت یک

برائے استحصال احد

ہادی بعد کمی یک باقی ۷۹ باقی ۴ حاصل ۱۳	عدده ۲۰ ضرب ثانی در ۴ ضرب در ۳ کہ اعداد واحد اند	ضرب در ۴ حاصل ۳۱۶ حاصل ۱۲	حاصل ۸۰ تقسیم بر ہشت بزیادت یک

تمت

رباعیات

معراج کو جو وقت چلے خیر بشر — آیا یہ پیام ذو الجلال اکبر
جلد آ اسے نور دیدہ عالم قدس — اک چشم زدن مین ساتون پردے طی کر

ایضاً

ہے حب نبی کی میرے سینے مین بھرے — اونکا ہی خیال مرنے جینے مین رہے
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے — آہنگ حجاز ہو مدینے مین رہے

ایضاً

ایمان کا غروب ہونے پر ماہ آیا — تب دہر مین وہ شہ ذیجاہ آیا
جلدی ہوئی ایسی کچھ کہ اس عالم تک — سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

رہ جاؤ گے ہاتھ زندگی سے دھو کر — پچھتائینگے اقربا ہمارے رو کر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑو گھر بار — جنت کو چلے چلو مدینے ہو کر

ایضاً

گر نکتہ نوازی کا ترے دھیان لئے — بخشش کا سماں نظر آسان لئے
مداح کے یا رب عدد احمد ہون — جب روز حساب وقت میزان آئے

لغز باسم احمد

آبروے حسن معانی لفظے ست چون تصحیفش را گویند رکن ستایش حق لازم آید واگر گویند
لیکن ردو خواندن مناسب لغت صحیحہ ہا عیست گو بعضے بعکس آن نسخہ فی دانند و
در کلام شعرا ہم ست گونے فعلش خوانند چارمش را با سیومش نسبتے کہ اولش با دوم

مدیح خیر المرسلین

١٢٩٣ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

توہر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلےٰ ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

راکھیان لیکے سلونونکی ہے بہنین نکلین
تا ابریشم کا نہ ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

اُنکی سیلاتھا ہنڈولے کا بھی گرداب بلا
نہ بچا کوئی محافانہ کوئی رتھہ نہ بہل

ڈوبتے جاتے ہین گنگا مین شناور سالے
نوجوانونکا سنیچر ہی یہ بڑھ ہوا منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہین اکر جھونکے
بیڑے ساونکے نکلتے ہین بھرے گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اوچھلی مہ نو کی کشتی
بحر اخضر مین تلاطم سے پڑی ہی ہلچل

قمریان کہتی ہین ٹوٹی سے مزاج عالی
لالہ باغ سے ہندوے فلک کھیم کشل

شب بھی اندھیری مین ہی بادل کے نہان
لیلی محمل مین ہی ڈالے ہوے منھہ پہ آنچل

شاہد گل ہی مکھڑے پہ اوٹھائی گھونگھٹ
چشم کا فر مین لگائی ہوی کافر کا جل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائی ہی بھبوت
یا کہ بیراگی ہی پربت پہ بچھائے کمل

شب کو مہتاب نظر آئی نہ دنکو خورشید
ہی یہ اندھیر مچائے ہوے تاثیر زحل

وہ دھوان دھار گھٹا ہی کہ نظر آئی نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھ ہوا لیکر مشعل

نور کے پتلے ہوے پردہ ظلمت مین نہان
چشم خورشید جہان بین مین ہین آثار سبل

آتش گل کا دھوان بام فلک تک پہونچا
جگمگیا منزل خورشید کی چھت مین کاجل

ابھی چل نہین سکتا وہ اندھیر الگپ ہی
برق سے رعد یہ کہتا ہی کہ لا نا مشعل

جسطرف سے گئی بجلی پھر ادھر انکی
قلعہ چرخ مین ہی بھول بھلیان بادل

فیض ترطیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر
ذرہ ہیولی ہی اگر تو کمل ہی [illegible]

آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے
کہتے تصویر سے گر نا کہین [illegible] سنبھل

ہو اُڑ کے گردش میں گرفتار عجب پھیر میں ہو
سر پہ ہو چتر مری دیدۂ بیدار کھل

شاخِ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑ ملار
تو نہالانِ گلستان کو سنائے یہ غزل

غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
برج میں آج ہے کرشن کا کالا بادل

خوب چھایا ہے سر گوکل و متھرا بادل
رنگ میں آج کنہیا کے ہے ڈوبا بادل

شاہد گل کا ہے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جیسی
دو پٹہ بجلی کا سنہرا ہے روپہلا بادل

خیمۂ بجلی کی چال پھرتے نظر آتا ہے
سبزہ پھیکا ہے ہلتا ہوا ابر چھایا بادل

جب تلک سیج میں جمنا ہے یہ کھلنے کا نہیں
ہر قسم کھائے اٹھائے ہے گنگا بادل

بجلی ہو چار قدم چلکے پلٹ جائے نہ کیوں
وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

چشمِ مہر ہو عکسِ زرِ گل سے دریا
پرتوِ برق سے ہو سونے کا بجرا بادل

میری آنکھوں میں سماتا نہیں یہ جوش و خروش
کسی بیدرد کو دکھلائے کرشما بادل

دلِ بیتاب کی دنیا سی چمک ہے بجلی
چشمِ تر آپ کا ہے ایک کرشما بادل

تپشِ دل کا اڑایا ہوا نقشہ بجلی
چشمِ تر آپ کا دھویا ہوا خاکا بادل

اپنی کم ظرفیوں لاکھ فلک پر چڑھ جائے
میری آنکھوں کا ہوا اترا ہوا صدقہ بادل

پھر کسی کھل نہیں جوشش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہے جنازہ وہ پیے کاندھا بادل

راجہ اندر ہے پریخانہ مے کا پانی
نغمۂ مے کا سر یکشن کنہیا بادل

جوش پر رحمت باری ہے چڑھا و جھم کر
چشمک برق سے کرتا ہے اشارا بادل

دیکھتا گر کہین محسن کی فغان وزاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر چلا خامہ قصیدہ سے کدھر بعد غزل
کہ ہے چکر مین سخنگو کا دماغ مختل

باغ مین ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مع میکدہ برج حمل

چشم سیکش مین گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب
پھول کیوڑے کا کھلا ہے کہ کھلی ہے بوتل

جام پر بادہ ہے کہتے ہین کہ رندونکو چھیڑ
دست مے جام سے کہتے ہین کلیجونکو مل

کوہ ہر دل کو بڑی سنگدلی سے پیسا
کشتی مے کو بنایا مرے ساقی نے کھرل

کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھائیگی
غنچہ کہتا ہے لیجا لو سے کہ گلشن سے نکل

سیر مین پشت کے مصروف ہے جو پاون ہے لنگ
شغل مین چاک گریبانکو ہے جو ہاتھ ہے شل

مصر والونکو یہ ڈر ہے کہ زلیخا کے لیے
ہار زاہد بکنے لگے سودے کا خلل

مے گلرنگ کے گیا شمع شب فکر کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

کیا جنون خیز ہے لکھنے مین صریر کلک
کیسا ہی سے ہے ہر حرف کو سودے کا خلل

ہے سخنگو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہوگئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

لمس سمجھا ہے جو منھ سے نکلتا ہے کچھ او
لفظ بے معنی ہین اور معنی ہین سب بے اٹکل

کتنا بے قید ہوا کسقدر آوارہ پھرا
کوئی مندر نہ بچا اوس سے نہ کوئی استھل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہی کبھی جمنا پہ
گھاگرا پر کبھی گنڈک کبھی سوے چنبل

چھینٹے غیرے سے نہ محفوظ رہی قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

ہان یہ سچ ہی کہ طبیعت نی اوڑایا جو غبار
ہوئی آئینہ صفہ پن کی وہ بنیاد ان صیقل

روے ہستی ہی سکنے مین بھی اعلیٰ کی طرف
تاکتا ہی تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
ہاتھ مین جام زحل شیشۂ مہ زیر بغل

گرتے پڑتے ہوے مستانہ کہان کہا پاون
کہ تصور بھی وہان جا نسکے سر کے بل

یعنی اوس نور کے میدان مین پہونچا کہ جہان
نخر من برق تجلی کا لقب ہی بادل

تار باران مسلسل ہی ملائک کا درود
چہچہے تسبیح خدا اونکے یہان عز و جل

کہین طوبیٰ کہین کوثر کہین فردوس برین
کہین بہتی ہوئی نہر لبن و شہد و عسل

کہین جبریل حکومت پہ کہین اسرافیل
کہین رضوان کا کہین ساقی کوثر کا محل

کنز مخفی کے کسی سمت نہان تہ خانے
اک طرف مظہر قدرت کے عیان شیش محل

عاشق جلوہ طلبگار کہین چشم قبول
ناز معشوق کے پردے مین کہین حسن عمل

گل نیرنگی مطلق سے مہکتے گلزار
بے نیازی کے ریاحین سے مہکتے جنگل

باغ تنزیہ مین سرسبز نہال تشبیہ
انبیا جسکی ہین شاخین عرفا ہین کوپل

گل خوشرنگ رسول مدنی عربی
زیب داماں ابد طرۂ دستار ازل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہی نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر — بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو — شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع روح امین زیب دہ عرش برین — حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ — چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

جیسین آتا ہی لکھون مطلع برجستہ اگر — وجد مین آکے قلم ہاتھ سے چلنے نہ ادھر چل

مطلع

مذہب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روز ازل — کہ نہ احمد کا ہی ثانی نہ احد کا اول

دو خورشید کی بھی حشر مین ہوجائیگی صبح — تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

شب اسری مین تجلی سے رخ انور کے — پڑگئی گردن رفرف مین سنہری ہیکل

سجدۂ شکر مین ہو ناصیۂ عرش برین — خاک سر پاے مقدس سے لگا کر صندل

اعضلیت پہ تیرے مشتمل آثار و کتب — اولویت پہ تری مشتمل ادیان و ملل

رفعت سے تیرے ہوئی شوکت ایمان محکم — قہر سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

سب جاہین اعلی اسکے ہین معنی ادنی — مصرف حق جو وہین آکے کا مراد فہ اسفل

شاہ حضرت کا ہی تشدید و ولا مع الیل — صاد مازاغ بصر سرمۂ چشم اکحل

جسطرف ہاتھ بڑہین کفر کے ہٹجاہین قدم — جسکے پاؤن کو سجدہ کرین آیات جبل

تیری تشبیہ کا ہو آئینہ خانہ تنزیہ — شان بیرنگی مطلق ہو تیرے رنگ سے

ہی حقیقت کو مجاز اپکا حسرت کا مقام — دو نیاز ہی کو نیاز اپکا نازش کا

ہو سکا ہو کہین محبوب خدا غیر خدا
اک فرد اوسکو سمجھ کر مری ہا چشم احول

شیخ ہر چیز کا تھا وحدت و کثرت کا خلاف
پیر احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

نور آسنے مجھے احمد مین اگر وال دوئی
روز محشر ہون الٰہی مری آنکھین احول

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہو سودائی طبع
کہہ اس بحر مین اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا تھا کعبے کی جانب کو ہی قبلا بادل
جھک کے گرتا ہو سو تو بیت پہ بیٹھا بادل

چھوڑ کر میکدہ ہند و صنم خانۂ چین
آج کعبے مین چھپا سے ہو مصلا بادل

سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

چھا اسکان مین رسول عربی و یتیم
رحمت خاص خداوند تعالی بادل

قبلۂ ابرار نظر کف ابر و سے تھو
سو کے سر قبلے کو گھیرے ہو کالا بادل

رشک کا سیف ... ایسکے رونق ہی برق
برق کے تختے پہ رکھے ہو پیلا بادل

دور پہونچی الب جانبخش نبی کی شہرت
سن کے اسکے ہین کیا حضرت عیسٰی یا دل

چشم انصاف سے دیکھا آپکے دندان شریف
دیکھتا ہو ترا گرچہ یگانا بادل

تھا بندھا تار فرشتون کا در اقدس پہ
شب معراج مین تھا عرش معلے بادل

آمد و رفت مین تھا ہمقدم برق براق
مرغزار چمن عالم بالا بادل

ہفت اقلیم مین اس دین کا بجا یا ڈنکا
تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل

دین اسلام تری تیغ دو دم سی چمکا
یا اُٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

آستانہ کا ترے دہر مین وہ رتبہ ہی
کہ جو نکلا تو جھکا کر ہی کاندھا بادل

تو وہ فیاض ہی در پر ترے سائل کی طرح
فلک پیر کو لایا دیے کاندھا بادل

تیغ میدان شجاعت مین چمکتی بجلی
ہاتھ گلزار سخاوت مین برستا بادل

محسن اب کیجیے گلزار مناجات کی سیر
کہ اجابت کا چلا آتا ہی گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلے تری سرکار ہی سب سے افضل
میرے ایمان مفصل کا یہی ہی مجمل

ہی تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

دین و دنیا مین کسی کا نہ سہارا ہو مجھے
صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل

ہو مرا ریشہ امید وہ نخل سرسبز
جسکی ہر شاخ مین ہون پھول ہر اک پھول مین پھل

آرزو ہی کہ ترا دھیان رہی تا دم مرگ
شکل تیری نظر آئی مجھے جب آئی اجل

نام احمد جو زبان سے ہو بلا میم بصدد
لب پہ ہو صل علی دل مین ہو عز و جل

روح ہو میری کہین پاس ہو یون عزرائیل
کہ مری جان مدینہ کو جو چلتی ہی تو چل

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکر فردا کی نکر دیکھ لیا جائیگا کل

یاد آئینہ رخسار سے حیرت ہو مجھے
گوشہ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

میزبان بنکے نکیرین کہین گھر ہی ترا
نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

رخ انور کا ترے دھیان رہی بعد فنا
میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل

حذف ہون میرے گناہان ثقیل و خفیف
آئین میزان مین جب افعال صحیح و معتل

میری شامت سے ہو آراستہ گیسوے سیاہ — عارضِ شاہدِ محشر ہو اگر حسنِ عمل
صفِ محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح — ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل
کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ — سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا — جسکا ہر شعر ہے گلزارِ جنان کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر — مدحِ محبوب ہے مثلِ شمعِ سنبل ناصر گل
ھ ۱۲ ۹

تمت

تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بےمثیل و بےنظیر باب مدینۃ العلم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم مادام الازمنۃ الدہور

مرے محسن نے کیسے کیسے مضمون نعت میں لکھے — کہ ہر مصرع سے جلوہ ہے عیاں حسنِ طبیعت کا
عجب کیا ہے آب و تاب اشعار میں لوگ کہتے ہیں — عروسِ فکر کے سر سے بندھا سہرا فصاحت کا
عرقریزی ہے طبعِ پاک کی یاد فشانی پر — بھرا ہے گوہرِ شہوار سے دامن بلاغت کا
ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن — سراپا ڈھل گیا ہے نور کے سانچے میں حضرت کا
چراغِ کعبہ کو قندیل کیسے عرشِ اعظم کی — کہ روشن اس میں ہے مضمون معراجِ رسالت کا

تعلی کہہ رہی ہو یہ مضامین کے قصیدے مین
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خبر لی اونچی اونچے شاعرونکی طبع عالی نے
مٹایا رنگ بیدل کی طرح اسی نام شوکت کا

ہر اک مضمون یہ کہتا ہو مشام حور جنت کو
نہین ہون پھول مین ہون عطر گلہای برکت کا

جہانسے دیکھیو اشعار کو معلوم ہوتا ہو
کہ موجین مارتا ہو سامنے دریا بلاغت کا

اثر یہ نعت محبوب الہی نے دکھایا ہو
برستا ہو ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہو یان تشبیہ مین تنزیہ کا عالم
تعالی اللہ کثرت مین ہو پیدا رنگ وحدت کا

جو ہو فردوس کا مشتاق کہہ دو وہ یہان آئے
کہ جو قطعہ ہو اسمین قطعہ ہو گلزار جنت کا

لکھا جو شعر ہاتھ آیا صلے مین روضۂ رضوان
تنگا فنا مہ سید بہار استہ ہو باغ جنت کا

مہک شمع سخن مین پھیل جائے کیون نہ پھولونکی
کہ ہو عطر بلاغت سے بھرا اکثر فصاحت کا

ٹپک کر فکر کی شاخون سے جو مضمون آتا ہو
وہ پھل ہو نخل محبوب الہی کی محبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت کی مجموعی کی مینے
جو صفحہ ہو وہ اک سچا وسیلہ ہو شفاعت کا
۱۳۰۱ھ

تمت

احمد را ثنائش و احمد را ستائش کہ کتاب برکت انتساب مقبول آشفتہ دلان گیسوے محمدی و مطبوع شیفتہ طبعان روے احمدی باعث سرور راحت افزاے سنبلستان رحمت در مطبع نامی واقع لکھنؤ بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد طبع گردیدہ و لا لوۂ صداقت حلے گردید

اشتہارات

آفتاب نجوم

م نجوم و رمل و جفر پتیرہ سو برس سے بالکل بیکار
غیر مذاہب اسے معتقد ہین اونکے واسطے یہ
فید ہے قیمت فی جلد ۸ / محصولڈاک ۲ /

یٰ وارستہ (معروف بہ) مصطلحات الشعرا

با کا نام تو ہر علم دوست نے ضرور ہی سنا ہوگا
ہیکہ جسقدر لغت کی کتابین ہین اونکے مولفون
م ہین مگر جو سندین مصطلحات کو نہ لا سکے مولف مگر مثل عنقا
م ہی مصطلحات کا سننے تہا اور بسبب عدم دستیابی
ے دیدار سے محروم رہجاتے تہے اب فضل خدا سے یہ کتاب
جہ طبع ہوگئی قیمت فی جلد عہ / محصولڈاک ۲ /

تالیف سلیمانی

تا و تعویذات و نسخہا مجربہ مین شائقین کے
الق قدر ہے اس مجموعہ مین پانچ رسالے ہین
۱۰ / قیمت مجموعہ ۱۱ / محصولڈاک ۲ /

سپہ سالار مسعود غازی

ی سے شاید کوئی ایسا شخص ہو جو
مختصر تاریخ حضور کی غزوات کی ہے
بلد ۲ / محصولڈاک ۱ /

تریاق اکبر

اہر ہے کہ یہ کتاب طب کی ہے مگر اس کے
ے بڑی خوبی سے اول آداب مباشرت
ن معاشرت بتائے ہین اور جسقدر امراض
ن اور عورتون کو بسبب ناواقفی کے مثل سوزاک
شک وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین یا جو کچہ اسکے متعلق
م ہوا اوسکو بڑی شرح و بسط سے مع علاج

لکھدیا ہے قیمت فی جلد ۲ / محصولڈاک ۱ /

عطر بہار

یہ کتاب بہار دانش کا خلاصہ ہے ۔ ایسی خوبصورتی
سے خلاصہ کیا ہے کہ دیکھنے کے تعلق ہے تعریف کی
گنجائش نہین قیمت فی جلد ۲ / محصولڈاک ۱ /

مصطلحات اردو

کہان ہین اردو زبان کے شیدا کدہر ہین اردو
محاورات کے فریفتہ یہ کتاب خاص لکہنو اور دہلی کے
محاورات مین ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچہہ شعرا ہی کے
واسطے ایسی کتاب کی ضرورت نہ تہی بلکہ نثار کے
واسطے بہی یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ مولف
دام فیوضہ نے زائد کمال یہ کیا ہے کہ جو محاورہ لکہا ہے
اوسپر شعرا کے اشعار بہی سند کیواسطے لکھدیے ہین
قیمت فی جلد عہ / محصولڈاک ۳ /

مجمع الحسنات (فی ذکر) اشرف الکائنات

یہ مجموعہ زبان اردو مین سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی عمدہ تاریخ ہے قیمت عہ / محصولڈاک ۳ /

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے پر یا بذریعہ
ویلو پے ایبل ارسال ہو سکتی ہین فہرست کلان
کتب وغیرہ کی بہی مع تشریح قیمت موجود ہے
شائقین کو عند الطلب بلا قیمت ۔ / کا ٹکٹ
بہیجنے سے پیڈ و الا بیرنگ ارسال ہوتی ہے ۔

المشتہر

ولی اللہ منیجر مطبع ناظمی لکھنو